رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء والله واسع عليم

الفضل قادیان بٹالہ

قیمت فی پرچہ ۱؍

THE ALFAZL QADIAN

اخبار

# الفضل

ہفتہ میں دو بار

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۵۷ | مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۲۴ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ جمادی الآخر ۱۳۴۲




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ حضور نے درس القرآن شروع فرما دیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے خطبہ جمعہ میں سلسلہ احمدیہ کے اہل علم اور اہل قلم اصحاب کو زبانی اور تحریری طور پر تبلیغ میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی ۔

صیغہ تبلیغ و اشاعت مقامی احباب سے ارد گرد کے علاقہ میں تبلیغی کام کرانے کے لئے انتظام کر رہا ہے۔ بہت سے اصحاب اپنے نام لکھوا چکے ہیں ۔

## شہید مارٹینس کی اہلیہ محترمہ کی ہمت و استقلال

## مرحبا صد مرحبا

اگرچہ "عورت" اپنی خلقی کمزوری اور ضعف کی وجہ سے صنف نازک کہلاتی ہے۔ ذرا سے صدمے اور تکلیف سے گھبرا جاتی ہے۔ معمولی سے رنج والم کا اس کے دل پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ عام دکھ اور تکلیف کا منظر دیکھ کر اس کا دل پگھل جاتا ہے۔ دوسروں کی مصیبت اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا رواں کر دیتی ہے۔ لیکن یہی نازک دل اور ضعیف عورت جب رضائے مولا کی حلاوت سے شیریں کام اور لذت اندوز ہو جاتی ہے۔ تو انتہائی رنج وغم میں بھی صبر و استقلال کے ایسے ایسے نمونے اور مثالیں بھی پیش کرتی ہے۔ کہ بڑے بڑے دل گردہ والے عش عش کر[illegible]

اس قسم کے حیرت انگیز اور [illegible] اسلامی تاریخ کے صفحات پر [illegible] ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام نے [illegible] دل اور صابر و شاکر بنا د[illegible] صحابیہ کا ذکر کئی بار سن[illegible] جنگ [illegible] کہ وقت ایک صحاب[illegible] علیہ و آلہ وسلم کی خیریت کے متعلق پو[illegible] کہا گیا۔ تیرا باپ شہید ہو گیا ہے۔ اس پر ا[illegible] کہا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت پوچھا ہے۔ حضور کا کیا حال ہے۔ اسے کہا گیا تمہارا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے۔ اس پر بھی اثر پذیر نہ ہوتے ہوئے اس نے دریافت کیا۔ مجھے یہ بتاؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کیا حال ہے

پھر اُسے کہا گیا۔ تمہارا خاوند بھی شہید ہو گیا ہے۔ اس نے اس کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق بتاؤ۔ آخر جب اُسے کہا گیا۔ کہ حضور بخیریت ہیں۔ تو اس نے کہا۔ پھر کوئی پرواہ نہیں ٭

---

اس دل، گردہ کو دیکھو۔ ایک غریب اور بے کس عورت کو باپ، بھائی اور خاوند تینوں کی شہادت کی خبر یکے بعد دیگرے پہنچتی ہے۔ اپنے محافظوں اور خبر گیروں کے دنیا سے کوچ کر جانے کی اطلاع پاتی ہے۔ اپنے عزیزوں اور پیاروں کے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جانے کا پیغام سُنتی ہے۔ مگر نہ وہ گھبراتی ہے۔ نہ آہ وزاری ش[illegible] ہے۔ نہ رونے پیٹنے لگ جاتی ہے [illegible] صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خیریت [illegible] تعالیٰ کا شکر کرتی ہے۔ اور اپنے [illegible] سکون باقی ہے ٭

---

[illegible] الٰہی پر شاکر ہونے کی کوئی [illegible] یہ اسلام اور محض اسلام کا فیض [illegible] عورت کو اس درجہ جری اور قوی [illegible] بت کر دیا کہ اسلام نے خدا کی راہ [illegible] تکلیف اور ہر رنج خندہ پیشانی [illegible] بت نہیں پیدا کر دی۔ بلکہ عورتوں [illegible] کر بنا دیا ہے۔ جس کی نظیر کہیں

---

[illegible] کا یہ کس قدر فضل اور احسان ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ اسلام کی طرف منسوب ہونیوالے لوگ نہ صرف سابقہ روایات کو فراموش کر چکے۔ بلکہ انسانیت کے ہر جوہر کو بھول چکے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر خوش قسمت اور فرخندہ فال لوگوں کے لئے اپنی راہ میں صبر اور شکر کے مراتب عالیہ حاصل کرنے کا موقع پیدا کر دیا۔ گو ابھی بتقضائے حالات ایسی مثالیں اپنی پوری شان اور انتہائی کمال کو نہ پہنچی ہوں لیکن وہ آثار مبارک جنہیں سے ایک کا میں ابھی ذکر کروں گا۔ بتاتے ہیں کہ خدا کے فضل اور اسی کی عطا کردہ توفیق سے انشاء اللہ تعالیٰ ہماری جماعت رضاء الٰہی کی ہر منزل اسی شان اور اسی طریق سے طے کریگی۔ جو اپنے اسلاف کا ہمارے پیش نظر ہے ٭

---

احباب کرام اسی پرچہ میں مولوی عبید اللہ صاحب شہید کی شہادت کے حالات جو جناب حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے مجاہد ماریشیس نے رقم فرمائے ہیں۔ پڑھینگے۔ اگرچہ سارے ہی حالات نہایت درد انگیز اور رقت خیز ہیں لیکن انہیں جہاں جہاں بھی مولوی صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ کا ذکر آیا ہے وہ دل کو تڑپا دینے والا ہے۔ واللہ یہ مضمون کاتب کو دینے سے قبل جب میں نے پڑھا اور اس مقام پر پہنچا۔ جہاں تجہیز تکفین کا ذکر ہے تو اسقدر دل بھر آیا کہ باوجود ضبط کی کوشش کے آنسو رواں ہو گئے۔ اور مجھے مضمون رکھ دینا پڑا۔ پھر دوسری دفعہ پڑھنا شروع کیا تو پھر یہی حالت ہوئی آخر بمشکل ختم کیا۔ کاتب صاحب نے بھی اس حصہ کو لکھتے ہوئے کہا کہ بوجہ رقت مضمون لکھنا میرے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ میری یہ حالت اگر تھی تو اس لئے ہوئی کہ بوجہ مولوی صاحب مرحوم سے ذاتی تعارف اور محبانہ واقفیت انکی مومنانہ شکل میری آنکھوں کے سامنے آگئی۔ دوسرے قوت متخیلہ نے انکی بیوی صاحبہ کی حالت کا دردناک نقشہ کھینچ دیا۔ میں حیران اور ششدر ہو کر آنسو بہاتے ہوئے سوچنے لگا۔ کہ دیار غیر میں اپنے نوجوان رفیق زندگی کی لاش کو اپنے سامنے دیکھ کر اس محترمہ کی آنکھوں میں کس طرح دنیا اندھیر ہو رہی ہوگی اور اس جانگسل صدمہ سے اس کے ہوش و حواس پر کیا اثر پڑا ہوگا ٭

---

یہی خیال کرتے ہوئے جب میں آگے بڑھا تو اس خاتون کی ہمت اور استقلال کو دیکھ کر عش عش کر اٹھا کیونکہ خاتون موصوف نے ایسی حالت میں جبکہ عام طور پر عورتوں کو اپنے سر پیر کی بھی ہوش نہیں رہتی۔ جبکہ انہیں کھڑے رہنے اور بات تک کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اپنے مجاہد خاوند کی لاش کو خود غسل دینے کی درخواست کی۔ اور اپنا کسی ایسے وقت کا عہد یاد دلایا۔ جبکہ اس محترم جوڑے نے دخورمی کی حالت میں موت کا ذکر کرتے ہوئے ایک دوسرے سے یہ اقرار لیا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو پہلے فوت ہو اُسے آخری منزل پر پہنچانے سے قبل دوسرا ساتھی غسل دے۔ پھر جب یہ معلوم ہوا۔ کہ اس عہد کو نباہنے میں مشکل نظر آتی ہے تو اصرار کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے سفارش کرائی۔ اور اپنی درخواست کو منظور کرا ہی کے چھوڑا۔ ایک بھولی بھالی معصوم لڑکی کو اپنا مددگار بنایا۔ اور اپنے ہاتھوں سے اپنے سرتاج کو وہ غسل دیا جسکے بعد اُسے دنیا کے پانی سے کبھی غسل کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ پھر اپنے ہاتھوں اس کا آخری جوڑا سیا۔ اس طرح نہلا دھلا اور اپنا سیا ہوا نیا جوڑا پہنا دولہا بنا کر اپنے معبود حقیقی کے حضور روانہ کیا۔ مرحبا صد مرحبا ٭

---

دنیا میں سینکڑوں لوگ روزانہ مرتے ہیں۔ جن کو نہلانیوالے نہلاتے۔ اور کفن پہنانے والے کفن پہناتے ہیں۔ مگر اس خاتون محترم کا اپنے شہید خاوند کو نہلانا اور کفنانا سب سے نرالا ہے۔ اس کی ایک ایک حرکت بتاتی ہے کہ اسے اپنے اوپر کس قدر ضبط حاصل تھا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا پر کس قدر صابر اور شاکر تھی۔ یہ مقام اور یہ رُتبہ اسوقت تک حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک روم روم میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عشق سرایت کر چکا ہوا ہو۔ اور جب تک اسلام کی یہ تعلیم لوح قلب پر کندہ نہ ہو کہ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور ہم سب اسی کے پاس جانیوالے ہیں۔ خاتون موصوف نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہونے کا جو ثبوت پیش کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسے اپنی بیحد وحساب نعمتوں میں سے حصہ وافر عطا کرے۔ اور اپنے فضل کا سایہ اس پر اور اس کے بچوں پر رکھے ٭

---

مردوں کے لئے یہ بیان شاید اسقدر موثر نہ ہو جس قدر عورتوں کے لئے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ انکی صنف سے تعلق رکھتا ہے۔ ہماری جماعت کی ہر ایک عورت جس تک یہ مضمون پہنچے اپنے دل سے پوچھے کہ یہ کس قدر مومنانہ ہمت اور قوت کی مثال ہے جو جہاں خاتون موصوف کی [illegible] دنیوی فلاح کے لئے درد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# الفضل

قادیان دار الامان ۔ ۲۲ر جنوری ۱۹۲۴ء

# "سیاست" کی بطالت

## "راز و نیاز" کے کرشمے

### نمبر (۱)

## "سیاست" کی بے تہذیبی

علی برادران کی تقریروں کے بعض نہایت افسوسناک اور خلاف اسلام اقتباسات کی بناء پر ہم نے جو مضامین لکھے تھے ۔ ان کے متعلق معاصر "سیاست" نے علی برادران کی حمایت کا بیڑا اُٹھایا ۔ لیکن افسوس کہ جہاں اس نے اصل بحث سے ہٹ کر سلسلہ احمدیہ پر لغو اور بادر ہوا اعتراضات کی غلاظت کا ڈھیر جمع کرتے ہوئے اس مشہور جاٹ کی مثال کو تازہ کیا ۔ جس نے لاجواب ہونے کی خفت مٹانے کے لئے "تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولھو" کہا تھا ۔ وہاں اپنی بدزبانی اور گندہ دہنی کا بھی کافی سے زیادہ ثبوت پیش کیا ہے ۔ چنانچہ اپنی ۵ اور ۶ جنوری کی دو اشاعتوں میں جو طول وطویل مضامین شائع کئے ۔ ان کا مطالعہ کرنے والے ہر شخص پر یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے ۔ ہم صرف وہ عنوان ذیل میں درج کرتے ہیں ۔ جو ان مضامین کے رکھے گئے ہیں ۔ "سیاست" نے اپنے مخصوص عنوان "راز و نیاز" کے علاوہ یہ عنوان رکھے ہیں ۔

(۱) "قادنیوں کی قادیانیت" ۔

(۲) "مرزائی اُمت کی شیطنت" ۔

ناظرین بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ کہ جو مضمون ان عنوانوں کے ماتحت لکھے گئے ہیں ۔ ان میں کس قدر شرافت اور تہذیب کی مٹی پلید کی گئی ہوگی ۔ ہمیں اسپر افسوس ضرور ہے ۔ لیکن حیرت نہیں ۔ افسوس اس لئے ہے کہ مُسلمانوں کی راہ نمائی کا دعویٰ کرنے اور ان کو اخلاق و تہذیب سکھانے والے خود کس قدر گمراہ اور تہذیب و شرافت سے عاری ہیں ۔ مگر حیرت اسلئے نہیں کہ یہی حالت مصلح ربانی کی ضرورت ثابت کر رہی ہے ۔ اور اسی کا تقاضا تھا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب ؑ کو مبعوث فرمایا ۔

اگرچہ "سیاست" کا اصل بحث کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر ہاتھ مارنا اس کی ہزیمت اور نامرادی کا بیّن ثبوت ہے ۔ تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اسکے "راز و نیاز" کی اداؤں اور کرشموں کا مختصراً تذکرہ کر دیا جائے ۔ تا ناظرین کرام کو معلوم ہو جائے کہ جب "سیاست" کے ہاتھ علی برادران کی بریت کے لئے کوئی معقول بات نہیں آئی تو کس طرح اس نے بیت عنکبوت کو اپنی جائے پناہ بنانے کے لئے مضطربانہ جد وجہد کی ہے ۔

## علی برادران سے حسد کیوں؟

اب کے "سیاست" نے نئے انداز سے علی برادران کی حمایت کرتے ہوئے یہ تمہید باندھی ہے کہ ان کو جو "مناصب و اعزاز" حاصل ہے ۔ اس کی وجہ سے

"وہ بندگان عداوت و مبغضت جنھیں حسد و کینہ نے اس قابل نہیں چھوڑا ۔ کہ وہ کسی کے قدر شناس ہو سکیں اس کوشش میں ہیں ۔ کہ وہ مولانا محمد علی و مولانا شوکت علی کی ذات ستودہ صفات کے خلاف الزامات فاسدہ قایم کریں ۔ اور اس طرح سے ان کو بے نور و بے ضیا ر ثابت کریں ۔"

کیوں ؟ یہ ضرورت کس لئے پیش آئی ۔ ارشاد ہوتا ہے ۔ "ان کا مقصد یہ ہے ۔ کہ لوگ ان سے ہٹ آئیں اور ان حزنیین و حاسدین کی رعایت واعانت کا دم بھرنے لگ جائیں ۔"

کیا یہ مقصد پورا بھی ہو سکتا ہے ۔ اس کے متعلق فطرت کے راز دان اور فرزانہ روزگار "سیاست" نے ساتھ ہی یہ فیصلہ فرما دیا ہے :-

"لیکن یہ نادان فطرت کے اس راز سے آشنا نہیں ہیں کس نیاید بزیر سایۂ بوم ۔ ور ہما از جہاں شود معدوم"

اگر خدانخواستہ ہما جہاں سے مفقود بھی ہو جائے پھر بھی کوئی شخص یہ نہیں چاہیگا کہ وہ سایۂ بُوم کا متلاشی ہو [...] اسکے متعلق ہماری معروضات یہ ہیں ۔ کہ علی براد[ران] کو جو مناصب و اعزاز" حاصل ہیں ۔ وہ انہیں [مبارک] ہوں ۔ ہم اور ہمارے جیسے غریبوں کو کیا حق ہے [کہ] ان کی اس خوش بختی پر حسد کریں ۔ جس کے طفیل وہ ایک [کر]وڑ کے قریب پبلک فنڈوں کو اپنی ملکیت سمجھے ہوئے ہیں ۔ اور بار بار حساب کے مطالبات کرنے پر انہیں ذرا بھی پروا نہیں ۔ کہ کوئی کیا کہتا ہے ۔ اسی طرح اگر وہ پبلک کا روپیہ ولایت کی سیر و سیاحت میں اعلیٰ سے اعلیٰ ہوٹلوں میں ۔ حتیٰ کہ تھیئٹروں میں ناچنا اور گانا سننے کے لئے صرف کرتے ہیں ۔ تو اپنی فرخندہ فالی کے صدقے اسپر کوئی کیوں حاسدانہ اعتراض کرے ۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ اس کا یہ مسکت جواب موجود ہے ۔ کہ جس نے ان فنڈوں میں چندہ [دیا] (اگر رسید نہیں دی گئی ۔ تو چندہ دینا نہ د[ینا] برابر ہے ) وہ اعتراض کرنے کا حق نہیں [رکھتا] ۔

## لوگ ہٹ آئیں

الزام حسد کے متعلق گذارش کرنے کے بع[د] مقصد کی نسبت جو "سیاست" نے بیان کیا ہے جس کا ہم اُوپر حوالہ دے آئے ہیں ۔ یہ غرض [ہے] کہ اگر مُسلمان علی برادران کے پیچھے ہوتے ۔ اور علی برادران رسول اور خدا کے احکام کو اپنا خض[ر] بناتے ۔ تو قطعاً اس بارے میں کسی کوشش کی ضرو[رت] نہ تھی ۔ کہ "لوگ ان سے ہٹ آئیں" لیکن جب علی برادران ایک ایسے شخص کو اپنا محبوب ترین لی[ڈر] اور سردار مانتے اور اس کی رُوحانیت کا علی الاع[لان] اعتراف کرتے ہوں ۔ جو ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کا [...] جو پتھر کے بتوں میں پرمیشور سمجھنے والا ۔ جو گائے [کا] گوشت کھانے والوں سے زبردستی ان کا یہ مذ[ہبی] حق چھیننے کی تلقین کرنے والا ۔ جو رسُول کریم صلی [اللہ] علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا ۔ جو قرآن کریم کو [خدا] کا کلام نہ قرار دینے والا ہو ۔ تو "سیاست" [...]

۔ ایسے انسان کے احکام اور اوامر کو وحی؛ ...ھ کر ماننے اور عمل کرنے والوں کے ساتھ مسلمانوں ...ر کس طرح ان لوگوں کو آرام و چین آ سکتا ہے ...رف مسلمانوں کو اصل اسلام پر قائم کرنا چاہتے ۔ بلکہ دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی لوائے ...صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے لانا اپنی زندگی کا اصل مقصد سمجھتے ہیں ٭

## مسلمانوں کیلئے شرم و ندامت

کیا ہر ایک مسلمان جس کا دعویٰ ہے۔ کہ صرف اسلام ہی کامل مذہب ہے۔ اور اسلام نے کوئی ایسی بات نظر انداز نہیں کی۔ جو مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقی سے تعلق رکھتی ہو۔ اس کا سر شرم و ندامت سے جھک نہیں جاتا۔ جب وہ یہ سنتا ہے ...اگر مسئلہ خلافت کا حل ہو سکتا ہے۔ اگر جزیرۃ العرب ...سے پاک ہو سکتا ہے۔ اور اگر مسلمان پھر ...شوکت حاصل کر سکتے ہیں تو محض مسٹر گاندھی ...ی کرنے اور ان کے ہر ایک حکم پر بلا چون و ...رنے سے۔ اگر مسلمانوں کے لئے یہ شرم ...ہے۔ اور فی الواقعہ نہایت ہی شرم کی بات ... تو خدارا بتلایئے۔ کیا علی برادران مسلمانوں کو ...س کہہ رہے ہے۔ اور یہی نہیں کر رہے ہے۔ ایسی ...ت میں ہر ایک اس شخص کا جس کے دل میں ...لام کی کچھ بھی غیرت ہے۔ اور جو اسلام کی ...ھی محبت اپنے دل میں رکھتا ہے۔ یہ کوشش ...رض ہے۔ کہ "لوگ ان سے ہٹ آئیں"؛ ...لئے نہیں۔ کہ لوگ علی برادران کے پیچھے ۔ بلکہ اس لئے کہ خود علی برادران مسٹر گاندھی ...پیچھے ہیں۔ اور ان کی رضا جوئی کے لئے اسلام ...پشت ڈال رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے وہ فقرات ...ے خلاف ہم نے آواز اٹھائی۔ اس امر کا ثبوت ... کہ اس حد تک علی برادران اسی لئے پہنچے۔ ...ر گاندھی کی قوم کو خوش کر کے اپنے سردار کی ...نودی مزاج حاصل کریں ٭

پس اس خطرناک گڑھے سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کی صرف یہی غرض اور یہی غایت ہے۔ اگر اس سے مسلمان آگاہ ہو گئے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ انشاء اللہ وہ دن ضرور آئیگا جب آگاہ ہونگے۔ تو انہیں خود بخود معلوم ہو جائیگا کہ کس کی رفاقت اور اعانت کا انہیں دم بھرنا چاہیئے۔

## سایۂ بوم کے نیچے

"سیاست" کو فطرت کی راز دانی کا بڑا دعویٰ ہے۔ اور اس نے بخیال خود ایک راز کا انکشاف کرنے کی تکلیف بھی گوارا کی ہے۔ لیکن افسوس کہ وہ "راز و نیاز" کی بھول بھلیوں میں پھنس کر مشاہدات سے آنکھیں بند کر رہا ہے۔ کیونکہ اسکے ممدوح علی برادران مسلمانوں کو سایۂ بوم کے نیچے لانے کی اسی دن سے کوشش کر رہے ہیں۔ جب سے انہیں مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک تمام دنیا کے مسلمانوں میں سے کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ملا۔ جس کو وہ اپنا سردار اور راہ نما بنانے کے قابل سمجھتے۔ اور جس کی پیروی کو مسلمانوں کی کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ بتاتے۔ اسلام کو ایسا تہیدست اور اسقدر بے نور قرار دینے والوں کے متعلق اگر ہم "سیاست" ہی کے الفاظ میں یہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا کہ

"یہ لوگ یہ جد وجہد نہیں کرتے۔ کہ ان کی آنکھوں میں اتنا نور پیدا ہو جائے۔ کہ یہ آفتاب کی روشنی سے متمتع ہو سکیں۔ یہ نادان یہی تمنا کرتے ہیں کہ آفتاب کالا پڑ جائے۔ خدا کرے کہ ایسی تمام آنکھیں چندھیا جائیں۔ جن کی یہ خواہش ہو۔ کہ آفتاب عالمتاب مکدر و سیاہ ہو جائے"۔

## "منشی" "سلطان القلم"

نہ معلوم "سیاست" کو یہ کیا سوجھی ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت حجۃ اللہ علی الارض امام حکم و عدل جری اللہ فی حلل الانبیاء کا اسم گرامی لکھتے ہوئے اسکے ساتھ "منشی" کا لفظ لگایا۔ غالباً "سیاست" نے آریہ اخبارات کی شاگردی اختیار کرتے ہوئے طنز اور ہتک کے لئے ایسا کیا ہے۔ لیکن یہ کوئی ہتک کی بات نہیں۔ اگر رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ امی وابی کے اسم مبارک کے ساتھ "امی" کا لفظ لگانا آپ کی ہتک نہیں۔ بلکہ آپؐ کی شان کو دوبالا کرنے والا ہے۔ تو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے غلام احمدؑ کے نام کے قبل لفظ "منشی" کے اضافہ سے اس کی ہتک کیسے ہو سکتی ہے۔ بے شک وہ "منشی" تھا۔ اسی لئے "سلطان القلم" کا خطاب خدا تعالیٰ سے اس کو ملا۔ اور اس کے قلم سے وہ وہ گوہر بے بہا نکلے۔ جنھوں نے سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں انسانوں کے قلوب کو منور کر دیا۔ اور جن کا ترجمہ یورپ اور امریکہ تک کے لوگوں کے دلوں کو اسلام کا والا و شیدا بنا رہا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی ایسا "منشی" پیش تو کرو۔ جس کی تحریروں نے مذہبی دنیا میں تہلکہ ڈالدیا ہو۔ جس نے بے شمار لوگوں کو قلم کے ذریعہ اپنا سب کچھ اسلام پر نثار کرنے کے لئے تیار کر دیا ہو۔ جس نے کوئی ایسی جماعت اپنے پیچھے چھوڑی ہو۔ جو انتہا درجہ کی بے نوا ہو کر ساری دنیا کو مسلمان بنانے کے لئے اٹھ کھڑی ہو۔ اور جس کے مبلغ دنیا کے دور دراز ملکوں میں پہنچ چکے ہوں۔ سوائے حضرت مرزا صاحب کے دنیا کے پردہ پر کوئی ایسا "منشی" نہیں مل سکتا۔ جس کے قلم فیض رقم نے اس قدر معجز نما اثر دکھایا۔ اسلئے اگر کوئی حقیقی طور پر "منشی" کہلانے اور اس لفظ کے اصلی معنوں کا مصداق ہونے کا حقدار ہے تو وہ حضرت مرزا صاحب ہی ہیں۔ پس گو "سیاست" نے آپؑ کے متعلق یہ لفظ نیک نیتی سے استعمال نہ کیا ہو۔ مگر اس طرح اس نے ایک بہت بڑی صداقت کا اعلان کر دیا ہے ٭

# کفر بازی

حیرانی کی بات ہے کہ "سیاست" جو آجکل عُلمائے دیوبند کے وہ مضامین خاص طور پر شائع کر رہا ہے جن میں ہمیں کافر اور یہود سے بدتر ٹھہرایا جا رہا ہے۔ وہ اس بات کا شاکی ہے کہ احمدی غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں۔ مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے اپنی تحریروں میں احمدیوں کو گمراہ اور سخت درجہ کے گمراہ کہہ کر ہمپر کوئی مہربانی نہیں کی تھی کہ دیوبندیوں نے شور ڈالنا شروع کر دیا۔ کہ انہیں گمراہ کیوں کہا گیا یہ تو کافر اور پکے کافر ہیں۔ جو انہیں کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ "سیاست" نے یہ مضامین بڑے بڑے جلی عنوانوں سے شائع کئے۔ پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ مولویوں کے اشتعال دلانے پر ہمارے سوشیل بائیکاٹ کی جو تحریک کی گئی اور جن لوگوں نے احمدیوں کے خلاف اپنی درندگی دکھائی اور ان پر زیست تنگ کرنے کی کوشش کی۔ ان کے ان وحشیانہ اور نازیبا افعال کو فخر سے "سیاست" میں درج کیا گیا۔

ان حرکات پر تو "سیاست" اور اس کے ہمنوا خوش تھے۔ کہ کافر بنانے والے وہ ہیں۔ اور ان کی سرکار سے کفر و ایمان کی سندات جاری ہو رہی ہیں۔ لیکن جب ہماری طرف سے ان فتوے بازیوں کی پرِ پشہ جتنی پرواہ بھی نہ دیکھی۔ تو "سیاست" نے یہ رونا شروع کر دیا کہ

"قادیانیوں کا "الفضل" اس جماعت کا آرگن ہے۔ جن کے نزدیک مسلمانوں کے جنازوں کی نماز حرام۔ غیر احمدی کو لڑکی دینا ناجائز۔ غیر احمدی کو مسلمان سمجھنا ممنوع۔ منکر مرزا "اولٰئک ھم الکافرون حقا" کا مصداق ..."

دیوبندی اور ان کے ہم نشین نگارش پیرا کسی کو شر من تحت ادیم السماء کے مصداق بن کر کافر کہیں مرتد کہیں دجال کہیں اس کو بائیکاٹ کریں تو حق بجانب۔ لیکن اگر کوئی ان کو وہ کچھ سمجھے۔ جو کہ دراصل وہ ہیں۔ تو سیاست نعل در آتش ہو جائے۔ "سیاست" اور اس کے ہمنواؤں کو یاد رہے تم ہمیں کافر کہتے ہو کہو۔ مگر تمہارا ہمیں کافر کہنا بے بنیاد اور بے اصل ہے۔ لیکن تمہیں جو کافر سمجھتے ہیں وہ اس لئے کہ تم منکر صدائے سروش ندائے حق ہو۔ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ لوگوں کو کافر بنائیں۔ ہمیں تو دنیا میں اسلام کی اشاعت کرنی ہے۔ کافر تو وہ بنائے جسے مسلمان بنانا نہ آتا ہو۔ مسلمانوں کو کافر بنانا "سیاست" اور اس کے "علمائے کرام" کو مبارک ہو

## حجازی اسلام دیکھنے کا چشمہ

"الفضل" کو مخاطب کرتا ہوا "سیاست" لکھتا ہے۔

"اگر مسلمانوں کے کسی مسلمہ و مقبولہ لیڈر کو اسلام کی حقیقی وقعت سے عاری قرار دے۔ تو اس کا جواب محض بے سود ہے۔ اینگلو انڈین اخبارات مجبور ہیں۔ کہ کانگریس کو حکومت کی نگاہ سے ملاحظہ کریں۔ الفضل سے ہو نہیں سکتا کہ وہ حجازی اسلام کو چشمہ قادیانیت یا محمودیت لگائے بغیر دیکھ سکے۔"

"سیاست" کی بوکھلاہٹ ملاحظہ ہو۔ "الفضل" کے جواب میں کچھ لکھنا "محض بے سود" بتاتا ہے۔ مگر باوجود اس کے اپنے دو لمبے چوڑے صفحے سیاہ بھی کر دیتا ہے۔ رہا یہ کہنا کہ ہم اسلام کو "قادیانیت یا محمودیت" کے چشمہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کا اگر یہ مطلب ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ ہمیں حقیقی اسلام کو دیکھنے کیلئے جو چشمہ عطا ہوا ہے۔ اس سے ہم دیکھتے ہیں۔ تو اس کا ہمیں اعتراف ہے۔ اور کیوں اعتراف نہ ہو۔ جبکہ "حجازی اسلام" اس چشمہ کے بغیر اپنی اصلی شکل میں نظر ہی نہیں آسکتا اگر آسکتا ہے تو مہربانی کر کے اس چشمہ کا پتہ بتایا جائے کیا وہ چشمہ شریف مکہ کے پاس ہے۔ جسے "سیاست" اور اس کے علماء "باغی" اور "غدار" وغیرہ خطابات دیتے ہیں۔ یا کیا چشمہ ... "نمیمہ" ... سین ... ک ... پیشرو "خلیفۃ المسلمین" کو مسلمان اخبارات نے "ننگ" وغیرہ قرار دیا۔ اور جس کی ہستی اور زیستی مصطفےٰ کمال پاشا کے لب کی حرکت پر منحصر ہے۔ یا کیا وہ چشمہ علی برادران کے سرواد کے پاس جیل کی کوٹھڑی میں دھرا ہے۔ آخر کہاں ہے کسی جگہ کا نام تو لو۔

---

## ستیارتھ پرکاش سی گالیوں کے باب نکالنے اور اصلاح کرنیکی تجویز

... قلوب اس کے آگے جھک جاتے ہیں اور ... اثر تسلیم کرا ہی لیتی ہے۔ اس کی تازہ مثال ... کے ان حصوں کو علیحدہ کر دینے کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے جن میں بانی آریہ سماج پنڈت دیانند صاحب نے دیگر مذاہب کو پیٹ بھر کے گالیاں دی ہیں۔

چنانچہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور کے جو اجلاس ۲۷ سے ۲۹ دسمبر ۳۳ء تک لاہور میں منعقد ہوتے رہے ہیں۔ انہیں ایک یہ تجویز پاس ہوئی ہے کہ "ستیارتھ پرکاش کے پیچھے دس سمولاس (ابواب) الگ الگ دو دو ہزار کی تعداد میں شائع کر دیئے جائیں۔"

امید ہے اس پر عمل بھی کیا جائیگا۔ لیکن اس تجویز کا پاس ہونا ہی بتاتا ہے۔ کہ آریہ سماج نے سمجھ لیا ہے کہ دیگر مذاہب کے مقابلہ ... اسکا آہنگ کا حربہ ہرگز پسندیدہ نہ تھا۔ اور اس ... کیلئے اسکی اصل بنیاد ستیارتھ پرکاش ہی قطع ... سمجھی گئی ہے۔

اس کے علاوہ ایک تجویز یہ پیش کی کہ ستیارتھ پرکاش کے

"چھاپے میں کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں وہ درست ہونی چاہئیں۔"

ان غلطیوں سے یہ تو مراد نہیں معلوم ہوتی کہ کتابت اور طباعت میں عموماً جو غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں ... کی اصلاح کی جائے۔ کیونکہ اس کے لئے "سبھا" میں پیش کر کے پاس کرانے کی قطعاً ضرورت نہ تھی ... ایسی غلطیاں معلوم ہوتی ہیں جو ... عقائد اور استدلال وغیرہ کے متعلق ہیں۔ جن ... صاحبان ان زبردست اعتراضات کی وجہ سے مجبور ہو گئے ہیں۔ جو ستیارتھ پرکاش کے حوالہ سے ... پڑتے ہیں۔ ان کا کوئی معقول جواب نہ پا کر "اصلاح" کی تجویز کی جا رہی ہے۔ ممکن ہے ... آریہ سماج کو بعض اعتراضات سے مخلصی حاصل ہو جائے۔ لیکن ستیارتھ پرکاش اور اس کے معتقد ...

# ...رت مولوی عبید اللہ کی وفات حسرت آیات

...اب صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔اے ...مارشیس نے مولوی عبید اللہ صاحب شہید ...ے جو حالات لکھکر ارسال کئے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ شہید مرحوم کی یاد ہمارے لئے بیشمار فوائد رکھتی ہے۔ احباب کرام جہاں اپنے شہید بھائی کے درجات میں ترقی اور ان کی پس ماندگاں کی فلاح و کامرانی کے لئے دعا فرماویں وہاں خود بھی شہادت کے درجہ حاصل کرنے کی تمنا رکھیں۔ اور اس کے لئے اپنی طرف سے پورے تیار رہیں۔ (ایڈیٹر)

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہ دنیا جائے فانی ... آیا وہ کبھی یہاں نہیں رہا۔ اولیا و اقطاب ...فقراء و اغنیاء و ملوک۔ شاہ و گدا ...ر۔ مرد و زن۔ اطفال۔ عیال۔ صبیان ...و اتقیا شیوخ و فروخ غرضکہ تمام مخلوقات ...کے دروازے سے اس دنیا میں آئے وہ ... دروازے سے اس جہان کو الوداع کہتے ہوئے رخصت ہوئے۔

## ...ن اور اس کی موت

میرے آقائے نامدار فداہ ابی و امی و روحی ...رت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن ... دنیا میں کسی ماں نے ایسا بچہ جنا اور نہ جنیگی۔ ایک ... [illegible] ... کے ساتھ ...زمین پر بناتے ہیں۔ اور اس کے گرد اگرد ایک ...نچتے ہیں۔ پھر اس نقطہ سے ہر طرف ... لکیریں ...ائرہ کو ... فرماتے ہیں۔ نقطہ انسان سمجھو۔ اور دائرہ ...ت خیال کرو۔ اور جو خطوط نقطہ سے شروع ...ہ سے بھی آگے متجاوز ہو جاتے ہیں۔ یہ ...ہیں۔ اور اس کی آرزوئیں اور خواہشیں ...ہ اس کی انقضاء عمر کے بعد جاری ہیں حضور فرماتے ہیں۔ انسان خواہش کرتا ہے۔ اور آرزو رکھتا ہے۔ کہ وہ یہ بھی کرلیگا۔ اور وہ بھی کریگا۔ مگر موت اس پر ہنس رہی ہوتی ہے۔ کہ تو وہاں تک نہیں پہنچیگا

## تبلیغ احمدیت کیلئے فرانس جانے کا ارادہ

میرے عزیز مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم بہت شوق رکھتے تھے۔ کہ فرانس جائیں اور وہاں خدا کے نام کو پھیلائیں۔ اور تبلیغ احمدیت کریں۔ ایک سال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ گذرتا ہے جبکہ انہوں نے مجھ سے بھی بیان کیا کہ اگر میرے اہل و عیال ساتھ نہ ہوتے۔ تو میں ضرور کسی نہ کسی طرح فرانس جاتا۔ اس سال میرا خیال تھا۔ کہ انشاء اللہ جب زین العابدین صاحب جو قادیان میں تعلیم پا رہے ہیں یہاں آئینگے۔ تو میں واپس جاؤنگا۔ مولوی صاحب مرحوم کی بیوی صاحبہ کا بیان ہے کہ انہوں نے گھر میں کہا کہ صوفی صاحب قادیان جائینگے تو تم بھی ان کے ساتھ چلی جانا۔ میں پھر فرانس کا عزم کرونگا۔

ایک دفعہ مولوی صاحب مرحوم نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت فضل عمر کی خدمت میں لکھدیا ہے کہ مبلغین کیساتھ ان کے اہل و عیال نہیں بھیجنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ تبلیغ میں بار ثابت ہوتے ہیں۔

مولوی صاحب کو ان کی نیت کا ضرور ثواب ہوگا۔ نیتہ المومن خیر من عملہ۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ڈاک مرسلہ از فرانس ابھی دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں پہنچی ہے۔ جس میں وہ مجھے اور مسٹر نور محمد نواب کو پیرس میں آنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ ماریشس میں جماعت پختہ ہو چکی ہے۔ اس لئے وہاں حافظ عبید اللہ صاحب سرپرست کافی ہیں۔ ہم یہاں کام کریں۔ افسوس کہ مفتی صاحب کا یہ خط مولوی صاحب کی وفات کے بعد یہاں پہنچا

## جوش تبلیغ

مرحوم ایک پرجوش مخلص احمدی تھے۔ احمدیت کے لئے بڑے غیور تھے۔ اور کیوں نہ ہوتے۔ سالہا سال انہوں نے قادیان میں زندگی گذاری تھی۔ اگرچہ وہ حضرت مسیح موعود کی زندگی کے آخری سالوں میں قادیان پہونچے۔ مگر انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت سے فیض حاصل کیا تھا۔ اور وہ مسیح موعودؑ کے اصحاب میں شامل تھے۔ مجھے ٹھیک سن تو یاد نہیں۔ جب وہ قادیان آئے۔ بہرحال جہانتک مجھے یاد پڑتا ہے۔ وہ ۱۹۰۳ء کے قریب قادیان آئے تھے۔ ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء میں مدرسہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کے والد حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی حافظ قرآن ہیں۔ اور اسی وجہ سے قادیان میں ان کا نام حافظ عبید اللہ مشہور تھا۔ قرآن شریف خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ ماریشس میں آنے سے پیشتر چند ماہ الفضل کے عملہ میں کام کیا ہے اور پنجاب میں بطور مبلغ کے کام کرتے رہے ہیں۔ خوب تقریر برجستہ کرتے تھے۔

## ماریشس میں آمد اور کام

مولوی صاحب مرحوم ماریشس میں ۲۵ نومبر ۱۹۱۷ء کو آئے۔ ساحل پر جب پہونچے۔ تو بڑی عزت کے ساتھ موٹر کار میں سینٹ پیر لائے گئے۔ انہوں نے پورے چھ سال یہاں گذارے۔ اول سے آخر تک قرآن شریف کا درس دیا۔ شروع میں ایک ڈی بیٹنگ کلب سینٹ پیر میں بنائی۔ ابتدا میں عورتوں میں بھی درس دیتے تھے۔ کئی ایک لڑکوں اور چند لڑکیوں کو سارا قرآن ناظرہ پڑھایا۔ اپنی بیوی کو ترجمہ قرآن کریم ختم کرایا۔ ایک لڑکی پندرہویں اور دوسری تیرہویں پارہ کا ترجمہ پڑھ رہی ہے۔ ایسا ہی ایک لڑکے نے بارہ پارے ترجمہ کے پڑھے۔ چند لڑکے پہلے دوسرے پارے میں ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔

مرحوم عابد زاہد تھے۔ یہاں جتنے رمضان آئے ہیں۔ ان میں برابر اعتکاف کرتے رہے۔ آپ کو قادیان سے کتب منگوانے کا بہت شوق تھا۔ اور یہ اس لئے کہ یہاں وہاں کی کتابیں آجاویں۔ اور اس ذریعہ سے بھی تبلیغ احمدیت ہو۔ اسی طرح پر پرکاش دیو والی سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منگوا کر احباب کو دی۔ اسی طرح اسرار شریعت مصنفہ مولوی فضل محمد صاحب چنگوی بھی انہوں نے منگوا کر بعض لوگوں کو دی۔ اور حضرت مسیح موعود کی کئی کتابیں خصوصاً

اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی وار دو اور ایسا ہی تحفہ پرنس آف ویلز احباب کے خرچ پر مارلیشس کے بڑے بڑے آفیسروں اور پادریوں اور لائبریریوں کو بھجوائیں - مسجد دار السلام اسی سال روز ہل میں طیار ہوئی ہے - جب وہ نماز پڑھنے کے قابل ہو گئی - تو ایک دن کا ذکر ہے - اس میں بیٹھے ہوئے کہنے لگے میرا دل چاہتا ہے - اس مسجد کی طرف دیکھتا رہوں آپ خوش خلق - سلسلہ حقہ کے لئے غیرتمند اور کسی سے نہ ڈرنے والی طبیعت رکھتے تھے - مصر میں ان کی خط و کتابت شیخ محمود احمد صاحب سے تھی اور انہی کے ذریعہ سے قصر النیل اور حمامۃ البشریٰ جلد اول دیکھنے کا ہمیں موقع ملا -

سینٹ پیر میں احمدی احباب یکجا اکٹھے نہیں رہتے - بلکہ بعض ایک ایک میل یا اس سے کم و بیش فاصلہ پر رہتے ہیں - روز مسجد میں قرآن مجید کا درس دیتے تھے - اور کئی ماہ ہفتہ میں ایک بار ہر ایک احمدی کے گھر میں باری باری درس دیتے رہے - تاکہ دور ہونے کی وجہ سے اور جماعت میں اکثر شامل نہ ہونے کی وجہ سے احباب سُست نہ ہو جائیں ؎

## مولوی صاحب کی اولاد

درد سر کے وہ ہمیشہ شاکی رہتے تھے - اور مارلیشس میں اکثر ہر ماہ میں قریباً ایک یا دو دفعہ تے بھی ہو جاتی تھی - آپ اپنی بیوی کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرتے تھے - خدا نے ان کو شادی کے آٹھ سال بعد یہاں مارلیشس میں اولاد عطا کی - پہلے لڑکی پیدا ہوئی - جس کا نام انہوں نے امۃ الحفیظ رکھا جو ۱۹۱۹ء جنوری کے اخیر یا فروری کے شروع میں پیدا ہوئی تھی - جولائی ۱۹۲۰ء میں ایک لڑکا پیدا ہوا - جس کا نام انھوں نے بشیر الدین رکھا - معلوم ہوتا ہے - کہ سر کے درد کی وجہ سے وہ قرآن شریف یاد نہیں کر سکتے تھے - ورنہ ان کو قرآن حفظ کرنے کا بہت شوق تھا - ان کی بیوی صاحبہ کا بیان ہے - کہ جب بشیر الدین پیدا ہوا - تو انہوں نے اپنے والد صاحب کو لکھا کہ مجھ کو بشیر الدین کے پیدا ہونے کی بہت خوشی ہوئی ہے - انشاء اللہ اگر میں زندہ رہا - تو اس کو قرآن شریف حفظ کراؤں گا - اور اگر میں مر گیا تو اپنے وارثوں کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے بعد اس کو قرآن شریف حفظ کراویں ؎

## دنیا سے دل برداشتگی

ان کی بیوی صاحبہ کا قول ہے - کہ ان کی ہمیشہ طبیعت سنجیدہ اور مغموم رہتی تھی اور ایک میز کے پاس کرسی پر بیٹھے ہوئے کچھ لکھا کرتے تھے - جب میں پوچھتی تو کہتے میں قادیان جا کر کیا منہ دکھاؤں گا - جس طرح میرا دل چاہتا ہے - کام نہیں ہو رہا - اس دنیا میں میرا دل نہیں لگتا - ان کی بیوی صاحبہ کہتی ہیں - ان کا قادیان واپس جانے کا ارادہ معلوم نہیں ہوتا تھا - تبلیغ احمدیت کا ان کی طبیعت میں بڑا جوش تھا ؎

## علالت طبع

چنانچہ لار یو رجی گران پار میں باوجود علیل ہونے کے رات کا سفر موٹر کار میں کیا - اور اس دن قریباً ساری ہی رات ان کو جاگنا پڑا - یہ رات ۳۰ اگست ۱۹۲۳ء کی تھی - درحقیقت وہ اسی وقت سے بیمار تھے - مگر تبلیغ میں اس کی پروا نہ کرتے تھے - انھوں نے ایک خواب دیکھا تھا - مجھو جیسا کہ یاد پڑتا ہے - یہ تھا - کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کو دیکھا - وہاں مولوی قطب الدین صاحب حکیم بھی تھے - انہوں نے مولوی صاحب کو دیکھا اور کہا - آپ کو سل نہیں ہے - مگر حضرت فضل عمر نے فرمایا کہ ۱۹۲۳ء میں ہو جائیگی - شہید مرحوم نے یہ خواب حضرت صاحب کی خدمت میں لکھ دیا - جس کا جواب حضرت اقدس کی طرف سے ۲۵ اکتوبر کا لکھا ہوا - ۱۰ دسمبر ۱۹۲۳ء کو پہنچا اس خواب کا بہت خیال کرنے لگ گئے تھے - اور ان کا خیال تھا کہ مبادا سل نہ ہو جائے - کئی بار انہوں نے اپنا سینہ ڈاکٹر گپتہ کو دکھایا - اور ڈاکٹر نے ان کو بہت تسلی دی - کہ آپ کو یہ مرض نہیں ہے - مگر ان کو سر درد ہوتی تھی - اور کسی قدر کھانسی تھی - اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ چند دن کے لئے تبدیلی آب و ہوا کے لئے سینٹ پیر سرد و تر جگہ ہے - چلے گئے - اور پانچ چھ دن وہاں رہ کر تبلیغ کرتے رہے - اور ایک بیوہ کا نکاح بھی پڑھا - ۳۰ اکتوبر کو جے نس جہاز مارلیشس میں آیا - ۲ نومبر کو احمدیان مارلیشس کا جنرل جلسہ تھا - سب احمدیوں کو دعوت تھی - اس میں اکثر احباب شامل ہوئے - جن میں احباب سینٹ پیر بھی تھے - اور مولوی صاحب مرحوم بھی - سینٹ پیر میں جا کر ان کی طبیعت سنبھل گئی تھی - مگر دو ہفتہ کے بعد پھر شکایت شروع ہو گئی - چنانچہ ۲ نومبر کو جمعہ تھا - جو سب نے روز ہل آن کر پڑھا - مولوی صاحب کی طبیعت قدرے علیل تھی - جب ہم جمعہ پڑھ چکے - اور جلسہ کی کارروائی شروع ہونے کو تھی - تو حافظ محمد احسان صاحب ساکن ساڈھورہ ضلع انبالہ سپاہیانہ خاکی لباس میں مسجد دار السلام میں وارد ہوئے - حاضرین کی توجہ ان کی طرف مائل ہو گئی - اور جب یہ معلوم ہوا کہ ہندوستان سے احمدی بھائی آئے ہیں - تو سب مجلس میں خوشی کی لہر پھیل گئی - شام تک جلسہ رہا - سالانہ جلسہ کی تقریریں ہوئیں - حافظ صاحب کے حالات بھی لوگ دلچسپی سے سنتے رہے - اور مولوی صاحب مرحوم بڑے خوش و خرم تھے - مولوی صاحب اتنے خوش تھے - کہ حافظ صاحب کے ساتھ ایک موٹر کار میں مولوی صاحب مرحوم اور یہ عاجز ان کو ان کی جگہ پر پہنچانے گئے - اور ۱۱ نومبر کو پھر روز ہل میں ایک جلسہ تھا - جس میں سینٹ پیر رپورٹ سالانہ پڑھی گئی تھی - اور مولوی صاحب بھی اسمیں تشریف لائے تھے - مگر بیمار تھے - اور اس دن بھی حافظ صاحب کو ملنے کے لئے قرنطین پورٹ لوئی میں مولوی صاحب اور میں گئے تھے ؎

## مرض الموت

۱۴ نومبر کو میں سینٹ پیر گیا - تو مولوی صاحب سر پر تہ کر کے کپڑا اتر کر کے رکھے ہوئے تھے - ۱۵ نومبر کو ڈاکٹر لیاک لیزیو کے پاس گئے - اور ۱۶ نومبر کو اُسے قارورہ دکھایا - ۱۷ نومبر کو روز ہل آئے - ان کو اس دن بخار اور سر درد تھا - اور تے بھی آتی رہی - ہم سارا دن روز ہل رہے - اور ڈاکٹر گپتہ سے بخار کے لئے دوائی لی - اور سینہ دکھایا مگر ٹیوبرکلوسس بالکل نہ تھی - کھانسی بھی بالکل نہ تھی ؎

...ر نومبر بروز جمعہ بذریعہ ٹیلیفون شام کو مغرب کے بعد خبر آئی ...نے مجھے بلایا ہے۔ میں اور مازو صاحب ...اسی رات بذریعہ موٹر سائیکل سینٹ پیر پہنچے میں پہلے پہنچا۔ تو مولوی صاحب نے کہا کہ میں وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے سوائے زمین کے جو قادیان میں بیٹے حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سے خریدی ہوئی ہے۔ سو اس کا پانچواں حصہ بہشتی مقبرہ کے لئے وصیت میں دیتا ہوں ✽

## پیشاب کی تکلیف

اس وقت ہم کو معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب کو پیشاب بہت تنگی اور دقت سے آتا ہے۔ اور بہت زور لگانے سے چند قطرے نکلتے ہیں۔ مازو صاحب کا خیال تھا کہ ٹیوبرکلوسس ہے۔ اسلئے انہوں نے ایک مختصر کوٹنگ ٹنکچر آیوڈین کی مولوی صاحب کے سینہ اور پیٹھ پر لگائی میں تو وہیں رہا۔ لیکن مازو صاحب رات کو واپس آگئے ڈاکٹر میر کو سات مہینے پہلے دکھا چکے تھے۔ اور سر درد کی دوا اس سے لے چکے تھے۔ اس سے ان کو قدرے آرام ہوا تھا۔ اس لئے اس کو پھر کیوریپ سے بلوایا گیا۔ ان کی شکی تشخیص تھی۔ کہ یہ ٹائی فائیڈ فیور ہو سکتا ہے۔ اسلئے دوسرا ڈاکٹر بلوایا گیا۔ اس نے اور دوسرے ڈاکٹروں نے پیشاب کی تنگی کی وجہ سے خیال کیا۔ اور مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ کو کہیں سوزاک وغیرہ تو نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ ان کے پیشاب کا analysis کرایا گیا۔ مگر اس میں سے کچھ نہ نکلا۔ سوائے اسکے کہ اس نے کہا پیشاب میں کوئی مادہ جما ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ۲۵ر نومبر کو پیشاب کا امتحان فارماسی میں کیا گیا۔ ۲۶ر نومبر لابورٹری ری جوی میں کیا گیا۔ شام کو اسی دن ڈاکٹر واٹس نے دیکھا۔ اس نے پھر نسخہ لکھا۔ اور اس کی دوائی منگوائی گئی۔ مگر استعمال نہ ہوئی۔ ڈاکٹر سیورد کی دوائی کا اثر نہ ہوا۔ پھر ڈاکٹر سیورو سے پوچھا گیا تو اس نے سرکاری ہسپتال میں بھیجنے کا مشورہ دیا یہ ۲۸ر نومبر کی بات ہے۔ ۲۹ر نومبر کی صبح ان کو ہسپتال بھیجا گیا۔ ۳۰ر نومبر کو پیشاب گاہ کو صاف کیا گیا۔ جس سے ان کو تخفیف محسوس ہوئی۔ مگر اس رات آرام سے سوئے۔ ہم کو تسلی ہوئی کہ انشاء اللہ اچھے ہو جائینگے ✽

## آخری لمحے

یکم دسمبر کو انکی حالت کچھ خراب معلوم ہوتی تھی۔ ۲ر دسمبر کو میں اور عبدالرحمن آپ کو ہسپتال میں دیکھنے کے لئے گئے۔ ہم نے وہاں روشن الٰہی بخش۔ عثمان وغیرہ احمدیاں سینٹ پیر کو دیکھا۔ میں نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا حال ہے۔ تو بہکی ہوئی باتیں کرنے لگے۔ کبھی ہوش کی باتیں بھی کرتے تھے۔ عبدالرحمن سے انہوں نے کہا۔ میں پہلے سے زیادہ بیمار ہوں۔ مجھے روشن نے کہا کہ ان کے مثانے پر ڈاکٹر کی رائے ہے۔ گوشت پیدا ہو گیا ہے۔ اسلئے کل اپریشن کرینگے۔ یکئے خیال کیا کہ انشاء اللہ اپریشن کے بعد ان کو آرام ہو جاویگا۔ پیر کی رات کو ان کے پیٹ پر بہت کچھ لگایا گیا۔ اور صبح کو اپریشن کے لئے طیار کیا گیا۔ اس سے ان کا پیٹ بہت پھول گیا۔ صبح چار ڈاکٹر اپریشن کے لئے آئے۔ مگر جب حالت دگرگوں دیکھی۔ تو کہدیا۔ بہت کمزور ہیں۔ اور قابل اپریشن نہیں۔ ہم کو روز ہل میں ٹیلیفون آیا۔ اور سینٹ پیر بذریعہ ایک آدمی خبر کی گئی۔ کہ بیمار لے جاؤ۔ چند آدمی موٹر کار لے کر گئے۔ اور مولوی صاحب کو موٹر کار میں ان کے گھر لے گئے۔ سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا ولک الحمد التحیات اخیر تک پڑھتے رہے۔ جو اصحاب موجود تھے۔ ان سے مصافحہ کیا۔ اور کہا خدا کی شان میں خوش رہو۔ ایک دفعہ اپنے بچوں کو بلا کر ان کے چہروں پر ہاتھ رکھ کر پیار کیا۔ ۳ر دسمبر کی یہ بات ہے۔ بعد از دوپہر دو ڈاکٹر واٹس اور گپتہ بلائے گئے۔ انہوں نے اینما کیا اور دوائی دی۔ ساری رات الٰہی بخش بھنو۔ رمضان دین روشن اور دیگر احباب تیمارداری کرتے رہے۔ دوسرے دن پھر دونوں ڈاکٹروں کو بلایا گیا۔ انہوں نے بیماری کی تمام علامات از اول تا انتہا سنیں۔ اور کتابوں میں دیکھا۔ آخر یہ فیصلہ کیا کہ ان کو ٹائی فائیڈ بخار ہے۔ اور مریض کا دماغ اور گردہ بھی اس کے اثر سے متاثر ہے۔ پیٹ کو کم کرنے کے لئے پچکاری کی گئی۔ جس سے بہت سا مادہ خارج ہوا۔ اب پیشاب بغیر تکلیف نکل جاتا تھا۔ مگر پیٹ کا ورم بڑھتا گیا۔ ۵ بجے شام کو ڈاکٹر چلے گئے ہم سب کو تسلی ہو گئی۔ کہ اب اصل بیماری معلوم ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ صحت یاب ہونگے۔ مگر ہمیں معلوم نہ تھا۔ کہ یہ اخیری دم ہیں۔ ایک دوست نے کہا کہ آج کی رات مشکل ہے رات کے آٹھ بج چکے ہیں۔ ابھی روز ہل سے دوائی آئی ہے۔ دوائی کا ایک ڈوز ان کو دیا گیا۔ اور دوسری دینے لگے۔ کہ ان کے آخری سانس شروع ہو گئے۔ اس وقت ان کی بیوی صاحبہ مردوں کو ہٹا کر ان کے پاس آئیں۔ جن کے سامنے صرف چار سانس آئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

مولوی صاحب کی وفات حسرت آیات دس بج کر بیس منٹ پر ہوئی۔ میں پاس ہی مسجد میں تھا۔ ان کی بیوی صاحبہ نے مجھے بلوا بھیجا۔ ابھی میں راستے میں ہی تھا۔ کہ دوسرا آدمی آیا۔ جس نے کہا۔ کہ فوت ہو گئے ہیں۔ میں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ عشاء کی نماز سے پہلے ان کے پاؤں اور ٹانگیں ٹھنڈی ہونے لگ گئی تھیں۔ آٹھ بجے ان کے ماتھے پر پسینہ آنے لگا۔ اور ان کی ناک پر پسینہ بہنے لگا۔ میں نے اسوقت کسی سے کہا کہ مومن کی پیشانی پر موت کے وقت حدیث میں آیا ہے۔ پسینہ آتا ہے۔

گیارہ بجے رات کو روز ہل ٹیلیفون کیا گیا۔ محمد صدیق علی پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ ماریشس اور عبد الرحیم صاحب احمدی کے گھر کیونکہ ان کے ہاں ٹیلیفون ہے مگر رات ہونے کی وجہ سے دونوں صاحبان دیگر احباب کو خبر نہ کر سکے۔ میں نے روشن بھنو کا موٹر کار لیا۔ اور اس میں سوار ہو کر موت کی خبر دینے کے لئے تریانوں روز ہل۔ فنکس۔ بل ریو تمام گھروں میں گیا۔ اور حافظ محمد احسان صاحب کو پورٹ لوئی۔ احباب تریولے حسن علی کو بیل وی۔ رجوی۔ کناس وغیرہ جگہوں میں بذریعہ تار کے خبر کر دی گئی ✽

## تجہیز و تکفین

یہاں کے قانون کے مطابق بغیر سرکاری اجازت کے مردہ کو دفن نہیں کر سکتے اوپا کی قبرستان میں یعقوب بھبو نے اچھے موقعہ پر قبر کھدوائی۔ زین العابدین نے سرٹیفکیٹ موت سرکار سے حاصل کیا۔ چار بجے عصر کے بعد دفن کرنے کی اطلاع دی گئی تھی۔ آٹھ بجے صبح سے احباب جمع ہونے شروع ہو گئے۔ بعض روز ہل والے دوست چاہتے تھے۔ کہ سینٹ مارٹین میں دفن کیا جائے۔ مگر چونکہ روز ہل والے رات کو پہنچ نہ سکے۔ اس لئے صبح کو فیصلہ کر دیا گیا تھا۔ کہ پائی میں دفن کیا جائے۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جائے۔ کہ کس قبرستان میں جانا چاہیئے۔

چنانچہ میاں جی مسافر اور احمد تربولے والے قبرستان میں پہنچے۔ سولہ اور پچیس میل کے فاصلے پر رہنے والے احمدی مولوی صاحب مرحوم کے جنازے پر شامل ہوئے۔ پہلے ظہر کی نماز ہوئی اور صحن وغیرہ آدمیوں سے پُر تھا۔ احمدی مستورات سے دونوں کمرے مولوی صاحب کے مکان کے پُر تھے۔ غیر احمدی عورتیں بھی بہت تھیں۔ عیسائی عورتیں اور ہندو عورتیں بھی تھیں۔ لکڑی کا تابوت بنایا گیا۔ مولوی صاحب کی بیوی نے کہا۔ بہتر ہے کہ رات کو ہی مولوی صاحب کو نہلا دیا جائے۔ جب غسل دینے لگے۔ تو مولوی صاحب کی بیوی نے مجھے بلوا کر میری بیوی کے ذریعہ کہا۔ کہ مولوی صاحب عین حیات میں فرمایا کرتے تھے۔ اگر تو میرے سامنے فوت ہوئی۔ تو میں تمہیں نہلاؤنگا۔ اگر میں تمہارے سامنے فوت ہوا۔ تو تم مجھے نہلانا۔ اس لئے مجھے نہلانے دیا جاوے۔ میں نے کہا آپ اکیلی کیسے نہلا سکینگی یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ انہوں نے سمجھا کہ انہیں نہلانے نہیں دیا جائیگا۔ پھر مجھے کہا۔ کہ امتہ المجید پانی ڈالتی جائے اور میں نہلا دونگی۔ میں نے چند اصحاب سے پوچھا۔ انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں۔ تختے پر ان کی لاش رکھی گئی۔ چادر سے پردہ کیا گیا۔ اور غسل کا سارا سامان پاس رکھ دیا گیا۔ مولوی صاحب کی بیوی نے امتہ المجید کی مدد سے نہلایا۔

نماز ظہر تک اکثر احباب آچکے تھے ساڑھے تین بجے عصر کی اذان کہی گئی۔ احباب اتنے تھے۔ کہ ایک دفعہ جماعت میں نماز پڑھنے کے لئے جگہ کافی نہ تھی اس لئے دو دفعہ کر کے نماز عصر ادا کی گئی اور چونکہ اس وقت کچھ بارش ہو رہی تھی۔ اس لئے باہر نہیں پڑھ سکتے تھے۔

کفن خود مولوی صاحب کی بیوی نے اپنے ہاتھ سے مشین پر سیا۔ کفنانے کے بعد تابوت میں رکھ کر انہی کے صحن میں جنازہ پڑھا گیا۔ مردوں کی سات صفیں تھیں۔ اندر کمروں میں عورتوں نے جنازہ کی نماز میری اقتدا میں ادا کی۔ تینتیس موٹر کار جنازہ کے ساتھ تھے۔ جنازہ عبد الرحیم صاحب احمدی ساکن روز ہل کے بڑے موٹر کار میں لے جایا گیا۔ کیونکہ قبرستان پانچ چھ میل پر واقع تھا۔ پانچ بجے شام کے بعد قبرستان میں پہنچے۔ قبر طیار تھی۔ تابوت بھی زین العابدین رجب علی جو قادیان میں مولوی فاضل ہو چکے ہیں۔ کے بھائی میاں جی محمد سبحان رجب علی اور عبد الرحمن احمدی روز ہل نے قبر میں اتر کر لاش کو زمین پر رکھا۔ بسم اللہ و علیٰ ملۃ رسول اللہ کہکر ان کے اوپر تابوت رکھا۔ اس کے اوپر چٹائی بچھائی گئی۔ پھر میں نے اور تمام احباب نے ہاتھوں سے مٹی ڈالی اور خدا کے سپرد کیا۔ یہاں قبر لحد والی نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ سیدھا گڑھا ہوتا ہے۔ اسلئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ لکڑی کے تختوں سے ڈھانپا جائے۔ دفن کرنے کے بعد میں نے مختصر سی تقریر کی جسمیں مولوی صاحب کے احوال بیان کئے۔ اور آخر میں دعا کر کے وہاں سے رخصت ہوئے۔ ان کے پس ماندگان حسب ذیل ہیں۔ بیوہ مولوی صاحب مرحوم۔ امتہ المجید ہمشیرہ مولوی صاحب۔ امتہ الحفیظ دختر مولوی صاحب بشیر الدین پسر مولوی صاحب۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم نے جو کتابیں منگوانے کے لئے اگر کوئی آرڈر دیا ہو۔ تو وہ بھیج دی جاویں۔ انکی قیمت ادا کیجائیگی۔ اسیطرح اگر کسی صاحب کا قادیان میں یا کسی دوسری جگہ مولوی صاحب مرحوم نے قرضہ دینا ہو۔ تو انجمن احمدیہ

## امیران جماعت و سیکرٹریان تبلیغ

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نیا سال آپ کو مبارک ہو۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر سے بہتر خدمت دین کا موقعہ اور توفیق دے آپنے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ مورخہ ۵ جنوری پڑھا ہوگا۔ اسمیں حضرت اقدس نے اس سال تبلیغی دائرے کو وسیع کرنیکا ارشاد فرمایا ہے آپ تبلیغ کو دیہات و قصبات و شہروں میں اشتہاروں۔ تقریروں۔ مباحثات و جلسوں کے ذریعہ سے وسیع کریں۔ ایک رجسٹر بنائیں۔ اسمیں ان دوستوں کے نام درج کریں۔ جو مہینہ میں کم از کم ایک پورا دن تبلیغ کیلئے بالکل فارغ کر دیں اور کسی گاؤں میں پیغام حق پونچادیں۔ ایسے دوستوں کے نام کے آگے بارہ خانے بنائیں۔ ہر ایک خانہ مہینے کے کام کو ظاہر کریگا۔ ہر ماہ کے آخر میں اس خانے میں تعداد درج کریں کہ کتنے لیکچر باہر جا کر دیئے۔ ایسا ہی جن دوستوں نے اپنے ذمے افرادی تبلیغ کا کام لیا ہو۔ یعنی غیر احمدیوں یا دیگر مذاہب کے لوگوں میں سے بعض خاص افراد کو نامزد کر کے انکو تبلیغ کرینگے۔ انکے ناموں کے آگے ہر ایک خانہ میں رپورٹ درج کی جاوے۔ کہ کتنے آدمی زیر تبلیغ ہیں۔ اور ہفتہ وار یا ماہوار رپورٹ لی جائے۔ کہ آیا وہ باقاعدگی سے کام کر رہے ہیں۔ یا نہیں۔ اس رجسٹر سے ایک سالانہ رپورٹ آپ نے مجھے روانہ کرنی ہوگی (علاوہ ماہوار رپورٹ کے) جو سال کے اخیر پر اور دسمبر سے پہلے پہلے مجھے پہنچ جانی چاہیئے۔ اس رپورٹ میں مفصلہ ذیل امور کا بتلانا ہوگا۔

(۱) کتنے عام جلسے ہوئے۔ کتنے عام لیکچر ہوئے۔ کتنے مباحثات ہوئے۔ کتنے گاؤں میں تبلیغی دورے کئے گئے۔ کتنے غیر احمدی زیر تبلیغ تھے۔ کتنے احمدی ہوئے۔ غیر مذاہب کے کتنے آدمی زیر تبلیغ تھے۔ کتنے مسلمان ہوئے۔

(۲) نیز میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ اس سال جو جو سیکرٹری اپنے اپنے مقام میں تبلیغی جلسے کرانا چاہتے ہیں وہ اخیر جنوری تک مجھے اطلاع دیدیں۔ مگر یاد رہے۔ کہ ہر ایک جماعت کو مبلغین کی آمد و رفت کا خرچ پورے طور پر خود برداشت کرنا ہوگا۔ اور ایسا ہی ایک خاص سرکلر متعلق اچھوت اقوام تھا۔ اس کے متعلق بھی ابھی بہت سے احباب سے جواب نہیں آیا۔

تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
قیمت فی پرچہ ۱/
THE ALFAZL QADIAN

## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ حضور نے درس القرآن شروع فرما دیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے خطبہ جمعہ میں سلسلہ احمدیہ کے اہل علم اور اہل قلم اصحاب کو زبانی اور تحریری طور پر تبلیغ میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی ✽

صیغہ تبلیغ واشاعت مقامی احباب سے ارد گرد کے علاقہ میں تبلیغی کام کرانے کے لئے انتظام کر رہا ہے۔ بہت سے اصحاب اپنے نام لکھوا چکے ہیں ✽

## شہید مارشس کی اہلیہ محترمہ کی ہمت و استقلال

## مرحبا صد مرحبا

اگرچہ "عورت" اپنی خلقی کمزوری اور ضعف کی وجہ سے صنف نازک کہلاتی ہے۔ ذرا سے صدمے اور تکلیف سے گھبرا جاتی ہے۔ معمولی سے رنج والم کا اس کے دل پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ عام دکھ اور تکلیف کا منظر دیکھ کر اس کا دل پگھل جاتا ہے۔ دوسروں کی مصیبت اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا رواں کر دیتی ہے۔ لیکن یہی نازک دل اور ضعیف "عورت" جب رضائے مولا کی حلاوت سے شیریں کام اور لذت اندوز ہو جاتی ہے۔ تو انتہائی رنج وغم میں صبر و استقلال کے ایسے ایسے نمونے اور مثالیں بھی پیش کرتی ہے۔ کہ بڑے بڑے دل گردہ والے عش عش کہہ اٹھتے ہیں ✽

اس قسم کے حیرت انگیز اور شجاعت خیز نظارے اسلامی تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام نے عورتوں کو کس قدر قوی دل اور صابر وشاکر بنا دیا تھا۔ ناظرین کرام اس صحابیہ کا ذکر کئی بار سُن چکے ہونگے۔ جس نے جنگ احد کے بعد وقت ایک صحابی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیریت کے متعلق پوچھا۔ تو اسے کہا گیا۔ تیرا باپ شہید ہو گیا ہے۔ اسپر اس نے کہا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پوچھا ہے۔ حضور کا کیا حال ہے۔ اسے کہا گیا تمہارا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے۔ اسپر بھی اثر پذیر نہ ہوتے ہوئے اس نے دریافت کیا۔ مجھے یہ بتاؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے

# کتاب نجم المصلی

یعنے

# مجموعہ فتاوی احمدیہ جلد اول

ضخامت ۵۰۴ قیمت معہ محصولڈاک للعہ

نجم المصلی۔ اس کتاب کا یہ الہامی نام ہے۔ دیکھو اخبار بدر ۴؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء کشفی وحی کے رنگ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ نظارہ دکھایا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک کتاب ہے۔ گویا وہ میری کتاب ہے۔ اسکا نام نجم المصلی ہے۔ پس اس کتاب کے معتبر ہونے میں یہ کہنا کافی ہے۔ کہ آج سے ۱۷ سال پہلے اللہ تعالےٰ نے اسکا نام خود مقرر فرمایا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول و ثانی علیہم السلام کے فتوے بترتیب ابواب فقہ درج ہیں۔ فتوے کا حوالہ و ماخذ درج ہے۔ تھوڑے نسخہ شائع ہوئے ہیں۔

# کتاب اسرار شریعت ہر سہ جلد فتنہ ارتداد کے مقابلہ میں

ضخامت ۴۹۶ صفحے۔ قیمت معہ محصولڈاک سعہ

اس کتاب میں ساری اسلامی فقہ کے اسرار ترتیب وار بیان کر کے ہر مسئلہ متعلقہ کے بارہ میں آریہ۔ عیسائیوں دہریوں وغیرہ کے اعتراضات کے جوابات جیہ بانہ لکھے گئے۔ اسلام کا ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جس پر کسی نے اعتراض کیا ہو۔ اور اس کا جواب اس کتاب میں نہ آگیا ہو۔

## اردو ترجمہ فتوحات مکیہ ہر سہ باب کامل

ضخامت ۳۵۸ صفحے قیمت معہ محصولڈاک ۱؍ عہ

اس کتاب کے مولف حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے ساتویں صدی ہجری میں اسلامی فلسفہ و علم تصوف کو زندہ کیا تھا۔ اس کتاب کا ہر مسئلہ آبزر سے لکھنے کے قابل ہے۔ کتب مذکورہ بالا کے ملنے کیلئے پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ مولوی محمد فضل خان ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان (ضلع راولپنڈی پنجاب)

---

# اچھی کارڈ لکھدو

۳۱؍ جنوری تک علمی لوٹ ہے۔ درخواستیں اسقدر آگئی ہیں۔ کہ شاید جلد تعمیل ممکن نہ ہو۔ آریوں کے مقابلہ کے لئے مسلمان خدا کے فضل سے مستعد نظر آنے لگے ہیں۔ آپ نے اگر مندرجہ ذیل قلعہ شکن توپیں جو بجائے عہ کے عہ رعایتی قیمت پر اس ماہ میں ملینگی نہیں منگائیں تو فوراً منگا لیجئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ انیسویں صدی کا مہرشی فتین گن۔ تارپیڈو۔ صاعقہ ذوالجلال۔ ایک مسلمان کا پیغام رسالہ گوشت خوری۔ ویدونکی تعداد۔ دونشانیخ۔ اصلی قیمت عہ رعایتی معہ محصولڈاک عہ۔ رعایتی مکمل سٹ ملیگا۔ الگ الگ کتاب

## کستوری کی گولیاں

اس کی بینظیر خوبیوں کے متعلق ہم خود کچھ نہیں کہتے پیر سراج الحق صاحب نعمانی جیسے واجب الاحترام بزرگ لکھتے ہیں۔ کہ یہ گولیاں مجھے نہایت فائدہ مند ہوئیں اعصابی کمزوری اور درد کمر جاتی رہی۔ نزلہ کی شکایت دور ہو گئی۔ بھوک کھل گئی رات کے اٹھنے کے وقت جو سستی ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی۔ پیر گھر ایک روز سردی سے بخار آنیکا مقدمہ ہوا۔ ایک گولی کھالی دی۔ وہ بالکل تندرست ہیں۔ غرضکہ یہ گولیاں مرد و عورت جوان و پیر کے لئے بہت مفید ہیں۔ اور بدرجہ غایت مقوی ایک ماہ کی خوراک صرف عہ ۔ علاوہ محصولڈاک

مینیجر اخبار نور قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

## مسلمانوں کی امداد کا غیبی فرشتہ

آل انڈیا میوچل مسلم فیملی بینیفٹ فنڈ ایسوسی ایشن کا

## سینکڑوں روپیہ مستقل آمدنی

ہر شہر اور ہر قصبہ میں مسلمان ایجنٹوں کی ضرورت ہے

## سینکڑوں روپیہ کی امداد

ہر مسلم مرد و عورت ممبر ہو کر حاصل کر سکتا ہے ۲؍ کا ٹکٹ بنام جنرل مینیجر روانہ کر کے قواعد و ضوابط طلب کریں

---

# اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ غلام علی صاحب بی۔ اے سب جج صاحب بہادر پسرور

مول سنگھ ولد سردار روڑ سنگھ قوم ہلوالیہ۔ ساکن رندھاوا تحصیل پسرور۔ مدعی
دادو ولد گلاب قوم فقیر ساکن رندھاوا تحصیل پسرور۔ مدعا علیہ

دعوے ۱۰۰-۹-۱۰ روپیہ بروئے پرونوٹ بنام دادو ولد گلاب قوم فقیر۔ ساکن رندھاوا۔ تحصیل پسرور

مقدمہ مندرجہ بالا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی دادو ولد گلاب مدعا علیہ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۳۱؍ ۱ ؍۲۴ حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو کارروائی برخلاف اس کے یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۹ جنوری ۱۹۲۴ء بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔ (دستخط سب جج پسرور)

# سب اوورسیر

اوورسیر سب انجینیر کے پراسپکٹس مینیجر سول انجینیرنگ کالج پشاور سے مفت طلب فرمایئے

## کتاب نہج المصلی

یعنی

## مجموعہ فتاوی احمدیہ جلد اول

ضخامت ۴۶۴ صفحہ قیمت معہ محصولڈاک [illegible] للعہ نہج المصلی۔ اس کتاب کا یہ الہامی نام ہے۔ دیکھو اخبار بدر ۴ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کشفی وحی کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ نظارہ دکھایا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک کتاب ہے۔ گویا وہ میری کتاب ہے۔ اسکا نام نہج المصلی ہے۔ پس اس کتاب کے معتبر ہونے میں یہ کہنا کافی ہے۔ کہ آج سے ۱۷ سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اسکا نام خود مقرر فرمایا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول و ثانی علیہم السلام کے فتوے بترتیب ابواب فقہ درج ہیں۔ فتوے کا حوالہ و ماخذ درج ہے۔ تھوڑے نسخہ شائع ہوئے ہیں۔

## کتاب اسرار شریعت ہر سہ جلد فتنہ ارتداد کے مقابلہ میں

ضخامت ۴۹۶ صفحے۔ قیمت معہ محصولڈاک [illegible] اس کتاب میں ساری اسلامی فقہ کے اسرار ترتیب وار بیان کر کے ہر مسئلہ متعلقہ کے بارہ میں آریہ۔ عیسائیوں دہریوں وغیرہ کے اعتراضات کے جوابات مدبرانہ لکھے گئے۔ اسلام کا ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جس پر کسی نے اعتراض کیا ہو [illegible]

### اردو ترجمہ فتوحات مکیہ ہر سہ باب کامل

ضخامت ۳۵۸ صفحے قیمت معہ محصولڈاک [illegible] اس کتاب کے مؤلف حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جنہوں نے ساتویں صدی ہجری میں اسلامی فلسفہ و علم تصوف کو زندہ کیا تھا۔ اس کتاب کا ہر مسئلہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ کتب مذکورہ بالا کے ملنے کیلئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ مولوی محمد فضل ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجرخان (ضلع راولپنڈی پنجاب)

## ابھی کارڈ لکھدو

۳۱ر جنوری تک علمی لوٹ ہے۔ درخواستیں استقدر آگئی ہیں۔ کہ شاید جلد تعمیل ممکن نہ ہو۔ آریوں کے مقابلہ کے لئے مسلمان خدا کے فضل سے مستعد نظر آنے لگے ہیں۔ آپ نے اگر مندرجہ ذیل قلعہ شکن توپیں جو بجائے عصہ کے عہ رعایتی قیمت پر اس ماہ میں ملیںگی نہیں منگائیں تو فوراً منگا لیجئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ انیسویں صدی کا مہرشی۔ فلسفہ نیوگ۔ تارپیڈو۔ صاعقہ ذوالجلال۔ ایک مسلمان کا پیغام۔ رسالہ گوشت خوری۔ ویدوں کی تعداد۔ رد تناسخ۔ اصلی قیمت عصہ رعایتی معہ محصولڈاک عہ رعایتی مکمل سٹ ملیگا۔ الگ الگ کتاب

## کستوری کی گولیاں

اس کی بینظیر خوبیوں کے متعلق ہم خود کچھ نہیں کہتے پیر سراج الحق صاحب نعمانی جیسے واجب الاحترام بزرگ لکھتے ہیں۔ کہ یہ گولیاں مجھے نہایت فائدہ مند ہوئیں اعصابی کمزوری اور درد کمر جاتی رہی۔ نزلہ کی شکایت دور ہوگئی۔ بھوک کھل گئی رات کے اٹھنے کے وقت جوسستی ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی۔ پیر گھر ایک روز سردی سے بخار آنیکا مقدمہ ہوا۔ ایک گولی کھلا دی۔ وہ بالکل تندرست ہیں۔ غرضکہ یہ گولیاں مرد و عورت جوان و پیر کے لئے بہت مفید ہیں۔ اور بدرجہ غایت مقوی ایک ماہ کی خوراک صرف عہ علاوہ محصولڈاک

مینیجر اخبار نور قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

## مسلمانوں کی امداد کا غیبی فرشتہ

آل انڈیا میوچل مسلم فیملی بینیفٹ فنڈ ایسوسی ایشن لاہور

### سینکڑوں روپیہ مستقل آمدنی

ہر شہر اور ہر قصبہ میں مسلمان ایجنٹوں کی ضرورت ہے

### سینکڑوں روپیہ کی امداد

ہر مسلم مرد و عورت ممبر ہوکر حاصل کرسکتا ہے پیار کارڈ بنام جنرل مینیجر روانہ کر کے قواعد و ضوابط طلب کریں

## اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ غلام علی صاحب بی۔ اے سب جج صاحب بہادر پسرور

| | |
|---|---|
| مول سنگھ ولد سردار ارور سنگھ قوم ہلوالیہ۔ ساکن رندھاوا تحصیل پسرور۔ مدعی | داد و ولد گلاب قوم فقیر ساکن رندھاوا تحصیل پسرور۔ مدعا علیہ |

دعویٰ ۱۰۰۔۹۔۷ روپیہ بروئے پرونوٹ بنام داد و ولد گلاب قوم فقیر۔ ساکن رندھاوا۔ تحصیل پسرور

مقدمہ مندرجہ بالا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی داد و ولد گلاب مدعا علیہ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۳۱ حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو کارروائی برخلاف اس کے یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۹ رجنوری ۱۹۲۴ء بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔ (دستخط سب جج پسرور)

## سب اوورسیر

اور سب انجنیئر کے پراسپکٹس مینیجر سول انجنیئرنگ کالج پشاور سے مفت طلب فرمائیے

# یک لخت بارہ لاکھ احمدی

ایک سال میں بارہ لاکھ احمدی بنانیکی آسان ترکیب یہ ہے کہ کتاب محقق منگوالیں۔ اور کسی غیر احمدی کو پڑھنے کیواسطے یہ کہکر دیدیں کہ پڑھکر واپس کر دیجئے۔ تقاضہ کرتے رہیئے۔ جب وہ پڑھ چکے تو اور کسی کو دیدیجئے۔ انشاء اللہ ہر تین پڑھنے والوں میں ایک سعید روح صداقت احمدیت کے آگے سر جھکا کر احمدی ہو جائیگی۔ کیونکہ اس کتاب میں صداقت احمدیت پر ۱۴۱۳ زبردست دلائل درج ہیں جنکی تردید کرنیوالے کو ۱۴۱۳ روپیہ انعام مقرر ہے۔ یہ کتاب ۱۳۴۱ھ میں لکھی گئی جو اسقدر مقبول ہوئی کہ ۱۴۱۳ گھنٹے میں فروخت ہو گئی۔ اسمرتبہ اضافہ کیا ہے نہایت اعلیٰ لکھائی چھپائی اور عمدہ کاغذ پر طیار ہوئی ہے پہلے ۔/۴ صفحہ تھے۔ اب پانسو صفحہ ہو گئے ہیں۔ مگر قیمت میں صرف ۴ر اضافہ کیا ہے مجلد کی قیمت ۱۲ر جیبی تقطیع جزبندی کی جلد تاکہ جیب میں رہ سکے۔ احمدی کتب کا خلاصہ اسمیں موجود ہے۔ پھر شرط ہے کہ اگر ناپسند ہو۔ تو کتاب واپس کر کے اپنی قیمت

# اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول کی طبی قابلیت کو دوست اور دشمن سب مانتے ہیں آپکا یہ مجرب سرمہ ہے جسمیں موتی و ہیرہ وغیرہ قیمتی اشیاء پڑتی ہیں۔ اور کارخانہ نور نے بڑی محنت و شوق و اہتمام سے تیار کرایا ہے۔ ضعف بصر ککرے۔ خارش چشم پھولہ جالا پانی بہنا دھند پڑبال ابتدائی موتیا بند غرضکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی قیمت فی تولہ ۱۲ر علاوہ محصولڈاک جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ تازہ شہادت:۔ جناب سکینۃ النساء صاحبہ ہیڈ مسٹرس قادیان گرلز سکول لکھتی ہیں۔ کہ میری آنکھوں سے زیادہ مطالعہ کرنیسے پانی بہتا تھا۔ اور خارش ہوتی تھی۔ الحمد للہ کہ آپ کے اس موتیونکے سرمہ سے بہت کچھ فائدہ ہوا اور بینائی بھی بڑھتی محسوس ہوتی ہے۔ خاصکر کثرت مطالعہ کی جسے عادت ہو۔ اسکے لئے یہ خاص نعمت ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اعلیٰ اجر اور اس مفید نعمت کے ایجاد کا صلہ عطا فرماوے۔ مجھے ہیرہ اسقدر مفید ثابت نہیں ہوا جتنا کہ یہ موتیوں کا سرمہ۔ پتہ:۔ منیجر اخبار نور قادیان

# ایک مہینہ کیلئے خاص رعایت

**مسیح موعود و علماء زمانہ** اس میں غیر احمدی علماء کے تمام سوالوں کا جواب دیا گیا ہے۔ ہزاروں کی ہدایت کا باعث ہوا قیمت ہر سہ حصہ ۱۵ ار۔ رعایتی ۱۲ ار

**اخلاق محمدی** یہ نبوی اخلاق کا مجموعہ گھر کا واعظ اور صلعم کی زندگی کا فوٹو۔ اس سے وعظ اور لیکچر دے سکتے ہیں۔ ۶ر۔ رعایتی ۱۲ ار

**اسلام و گرنتھ صاحب** گرونانک کا مسلمان ہونا اور مسلمان کے گھر آپکا نکاح ثانی گرنتھ صاحب کے حوالجات صفحہ بصفحہ ۴ر۔ رعایتی ۳ر

**تعلیم اسلام و ضمیمہ اعتراضات** آریوں کی بینظیر تردید اور ان کے مذہب پر تیس اعتراضات ۹ر ۱۲ ار

**بیس ہزار کو فائدہ عظیم ہوا**

ترجمہ انگریزی حصہ اوّل بیس ہزار شایع ہو چکا۔ چودہ ہیڈ ماسٹروں نے اسے نہایت مفید پا کر تصدیق کی۔ دکن کا طالب علم لکھتا ہے۔ کہ میں نے سال کا کام مہینہ میں کر لیا۔ مرزا عزیز احمد ایم۔ اے فرماتے ہیں۔ کہ بی۔ اے تک اس سے فائدہ اٹھایا قیمت حصہ اوّل ۴ر دوئم ۶ر

**سکولوں اور کالجوں کے طلباء** یہ نوجوان طلباء اور انکے والدین کیلئے ہدیہ نامہ ہے۔ قیمت ۵ر رعایتی ۳ر

**ہسٹری آف انگلینڈ** (اردو) انٹرنس کلاس والوں کیلئے جو امتحان کے قریب نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر

**وفات عیسیٰ** ازروئے قرآن تفاسیر و احادیث قیمت ۲ر۔ رعایتی ۱ر

**پیغامیوں کا رد** قیمت ۲ر۔ رعایتی ۱ر

**احمدی بچوں کیلئے سوال و جواب امامت و خلافت** ۱ر۔ ۱ر

رعایت ملنے کا پتہ۔ ماسٹر عبد الرحمٰن (مہر سنگھ) قادیان

# اصلی ممیرے کا سرمہ اور ممیرا

مصدقہ حضرت مسیح موعود اور خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ حکیم نور الدین صاحب

یہ سرمہ ککروں کے لئے ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا پڑبال۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو یا آنکھ دکھتی ہو۔ سفیدی ہو۔ یا دھوپ کی چمک سے تکلیف ہو۔ خارش ہو۔ دھند ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ درجہ اوّل ۶ر درجہ دوم ۱۲ر فی تولہ۔ ممیرا ۱۰ر فی تولہ

**ترکیب استعمال** صبح و شام دو دو سلائیاں ڈالی جاویں۔

اگر کسی صاحب کو مفید ثابت نہ ہو۔ بشرطیکہ اس نے باقاعدہ ایک ہفتہ تک متواتر استعمال کیا ہو۔ اور ایک تولہ سے کم نہ بچا ہو۔ سرمہ واپس کر دے۔ میں وصول شدہ بقیہ قیمت واپس کر دوں گا۔

## ست سلاجیت

مقوی جمیع اعضاء ہے۔ جوڑوں کے دردوں کے لئے کمر درد کے لئے بہت مفید ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد رہتا ہو۔ ہاضمہ کمزور ہو۔ کثرت شباب و جریان ہو۔ بواسیر۔ دق ہو۔ سینہ و دماغ کمزور ہو علاوہ ازیں ہر قسم کی چوٹ کے لئے اکسیر ہے۔

المشتہر

احمد نور کابلی احمدی موجد سرمہ ممیرا

قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

# اطلاع ضروری

جمیع احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ہمارے یہاں ہر قسم کا چرمی سامان مثلاً زین ساز۔ سوٹ کیس ہینڈ بیگ بوٹ شوز وغیرہ وغیرہ نہایت مضبوط و ارزاں روانہ کیا جاتا ہے۔ وینز کرم لیدر و بروگن و بلیک لیدر و بیپ اسکن و لال اعلیٰ ادنیٰ کا بھی سامان سپلائی ہوتا ہے۔ فہرست طلب کرنے پر بھیجی جاتی ہے (منیجر دی اعاز نگ لیدر وکس نمبر ۳۶ باڑی محل۔ کانپور)

# ساندھن میں آریوں کی شرمناک ناکامی

(خاص تار بنام الفضل)

جناب چوہدری عبد اللہ خاں صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

آگرہ ۱۷ رجنوری موضع ساندھن کے خلاف آریوں نے ۱۵ رجنوری ۲۳ء کو جو نہایت مکارانہ تازہ حملہ کیا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا خاتمہ ان کے لئے خطرناک ناکامی کی صورت میں ہوا جسمیں احمدی مبلغوں کو مکمل فتح حاصل ہوئی۔ آریوں کے ورغلائے ہوئے پانچ سو کے قریب مختلف دیہات کے مرتد اپنی تمام شان و شوکت کے ساتھ جمع تھے۔ پچاس آریہ پرچارک شدھی کی رسوم ادا کرنے کے لئے موجود تھے۔ گاؤں کے مالک ہندو ساہو کار نے اپنا سارا اثر اور رسوخ استعمال کیا۔ ان لوگوں کو سینکڑوں روپے پیش کئے گئے۔ کہ ان کے ہاتھ اپنے مذہب کو بیچ دیں۔ لیکن احمدی مبلغین نے ان لوگوں کے دلوں میں جو مذہبی روح پھونکی ہوئی تھی۔ وہ ان کے کام آئی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آریوں کی اس شرمناک تجویز کو رد کر دیا۔

(یہ اسی گاؤں کا ذکر ہے۔ جہاں کے متعلق ۱۸ جنوری کے تیج میں لکھا گیا ہے کہ جب تک ساندھن کے لوگ شدھ نہ ہونگے۔ تب تک ملکانے شدھ نہیں ہو سکیں گے۔ اور آخر کار ساندھن کا قلعہ بھی ٹوٹ گیا کے عنوان سے ہندو اخبارات میں آگرہ کا تار چھپا ہے جسکی حقیقت مندرجہ بالا تار سے ظاہر ہے)

# مختصر خبریں

مسٹر گاندھی پر حال میں جو اپریشن کیا گیا ہے اس کی ضرورت اس طرح پیش آئی۔ کہ دسمبر کے آخری ہفتہ سے ان کو سوئے ہضم کی وجہ سے حرارت ہو جاتی تھی۔ یرودا جیل کے حکام نے خیال کیا۔ کہ ان کی آنتوں میں پھوڑا ہو گیا ہے۔ انکو پونا کے ہسپتال ساسون لے جایا گیا۔ ۱۰ رجنوری کو کرنل میڈرک سول سرجن کو بلایا گیا۔ انہوں نے مرض کا سد باب کرنے کیلئے اپریشن کرنا ضروری بتلایا۔ مسٹر گاندھی کی خواہش پر انکے دو ڈاکٹروں کو بھی بلایا گیا۔ ڈاکٹروں کی مجلس نے فیصلہ کیا کہ سہ شنبہ کی رات کو ہی اپریشن کیا جاوے تا خطرناک حالت نہ ہو جائے۔ مسٹر گاندھی نے اس سے اتفاق کیا۔ کرنل میڈرک نے گاندھی جی سے اپریشن کرانے کی تحریری منظوری لینے کے بعد اپریشن کیا۔ ابتداءً اپریشن میں بجلی کی روشنی گل ہو گئی۔ اور دوسری قسم کی روشنی مہیا کرنی پڑی۔ اپریشن قابل اطمینان ہوا۔ بعد کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ گاندھی جی رو بصحت ہیں۔ انہوں نے اپنا علاج کرنے والوں پر اطمینان ظاہر کیا۔ اور کہا کہ معالجہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی گئی۔ مسٹر محمد علی نے تمام پیروان گاندھی کی طرف سے کرنل میڈرک کو کامیاب اپریشن پر شکریہ اور مبارکباد کا تار دیا۔ جس ہسپتال میں گاندھی جی رکھے گئے۔ اس کی سیڑھیوں پر پولیس کا پہرہ لگایا گیا۔

— پشاور کی خبر ہے۔ عجب خاں اور دیگر قاتلین کوہاٹ نے حکومت افغانستان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ ان کو کابل کی طرف روانہ کر دیا گیا۔

— کلکتہ میں ایک بنگالی نے ۱۲ رجنوری کو یورپین محلہ میں گولی چلائی۔ ایک یورپین کو قتل کر دیا۔ اور تین آدمیوں کو مجروح کیا۔ قاتل نوجوان تارک تعلیم بوجہ ترک موالات ہے۔ کانگرس کے مقاصد کی شرقی بنگال میں تبلیغ کرتا رہا ہے۔ پولیس نے صوبہ بنگال کی کانگرس کمیٹی کی تلاشی لی۔ اور اسسٹنٹ سکرٹری کو گرفتار کر لیا۔ کچھ خطوط پولیس نے قبضہ میں کر لئے۔ قاتل نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ وہ ایک پولیس افسر کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ مقتول اس کے مشابہ ہونے کی وجہ سے غلطی سے قتل ہو گیا ہے۔

— لندن کی ایک خبر ہے۔ کہ امیر علی حاکم مدینہ جو شریف حسین کا سب سے بڑا صاحبزادہ ہے وہابیوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شدید طور پر مجروح ہو گیا۔

— خواجہ احمد شاہ صاحب ملک التجار لدھیانہ جو اخبار آبزرور کے مالک تھے۔ ۱۳ رجنوری کو مرض نمونیہ سے فوت ہو گئے۔

گورنمنٹ پنجاب نے تمام سرکاری اور امدادی سکولوں میں ان طلباء کی فیس یکم جنوری ۲۴ء سے دوچند کر دی ہے۔ جن کے والدین ٹیکس گذار ہیں۔

— لنڈن کی خبر ہے۔ کہ ایک آسٹریوی پروفیسر نے ایک پولیسمین پر ہپناٹزم کا عمل کرتے ہوئے اسے ایک لکڑی کا ٹکڑا دیکر کہا۔ یہ تمہارا ریوالور ہے۔ اس سے فسادیوں کو مارو۔ پولیس مین نے لکڑی کو بیکار دیکھکر اپنا ریوالور نکال لیا۔ اور فائر شروع کر دیئے جس سے تین آدمی ہلاک اور کئی مجروح ہوئے۔ جب اسے ہوش آئی تو پاگل ہو گیا۔ اور ہپناٹزم کرنے والے کو گرفتار کر لیا گیا۔

— سر آغا خاں ولایت سے ہندوستان تشریف لے آئے ہیں۔

— ۱۸ مہینے کا عرصہ ہوا۔ کہ ریاست جموں و کشمیر نے پونچھ کے بعض اشخاص کو ریاست سے نکال دیا تھا۔ جن میں ہندو مسلمان دونوں اقوام کے اشخاص تھے۔ اب سنا گیا ہے۔ ریاست نے ان لوگوں کو واپس آجانیکی اجازت دیدی ہے۔

— ٹوکیو کی ۱۵ رجنوری کی خبر ہے۔ کہ جاپان میں پھر زلزلہ آیا جسکی وجہ سے یاکوہاما میں چھ آدمی ہلاک اور دو سو زخمی ہوئے۔ اور ٹوکیو میں چار آدمی ہلاک اور بیس زخمی ہوئے۔ یاکوہاما میں ۸۰ سو مکانات منہدم ہو گئے۔ گرد و نواح میں آگ لگی ہوئی ہے۔ ایک ٹرین ایک دریا میں گر گئی۔ اور گومیٹا اور ٹوکیو کے درمیان چھ ٹرینیں الٹ گئیں۔ یہ زلزلہ یکم ستمبر کے زلزلہ کی طرح تھا۔ جو بارہ منٹ تک جاری رہا۔ ہزاروں آدمیوں نے ستمبر کے حادثات کے خوف سے سڑکوں میں ناشتہ کھایا۔ اور مکانوں میں داخل ہونے کی جرأت نہ کی۔

— رائے زادہ بھگت رام بیرسٹر جالندھر کے لڑکے نے لاہور میں ایک تعلیم یافتہ عیسائی لڑکی سے سول میرج ایکٹ کے ماتحت شادی کی ہے۔

— لدھیانہ جیل کے اکالی قیدیوں اور ملزموں نے مقاطعہ جو ع

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)

پھر اُسے کہا گیا۔ تمہارا خاوند بھی شہید ہو گیا ہے۔ اس نے کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق بتاؤ۔ آخر جب اُسے کہا گیا۔ کہ حضور بخیریت ہیں۔ تو اس نے کہا۔ پھر کوئی پرواہ نہیں ٭

اس دل گردہ کو دیکھو۔ ایک غریب اور بے کس عورت کو باپ بھائی اور خاوند تینوں کی شہادت کی خبر یکے بعد دیگرے پہنچتی ہے۔ اپنے محافظوں اور خبر گیروں کے دُنیا سے کوچ کر جانے کی اطلاع پاتی ہے۔ اپنے عزیزوں اور پیاروں کے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جانے کا پیغام سنتی ہے۔ مگر نہ وہ گھبراتی ہے۔ نہ آہ وزاری شروع کر دیتی ہے۔ نہ رونے پیٹنے لگ جاتی ہے بلکہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خیریت سے آگاہ ہوتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کا شکر کرتی ہے۔ اور اُس کے دل میں پورا اطمینان اور سکون باقی ہے ٭

صبر و شکر اور رضائے الٰہی پر شاکر ہونے کی کوئی معمولی مثال نہیں۔ یہ اسلام اور محض اسلام کا فیض تھا۔ جس نے ایک عورت کو اس درجہ جری اور قوی دل بنا دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ اسلام نے خدا کی راہ میں مردوں میں ہی ہر تکلیف اور ہر رنج بکشادہ پیشانی برداشت کرنے کی اہلیت نہیں پیدا کر دی۔ بلکہ عورتوں کو بھی ایسا صابر اور شاکر بنا دیا ہے۔ جس کی نظیر کہیں اور نہیں مل سکتی ٭

خدا تعالیٰ کا یہ کس قدر فضل اور احسان ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ اسلام کی طرف منسوب ہونیوالے لوگ نہ صرف سابقہ روایات کو فراموش کر چکے۔ بلکہ انسانیت کے ہر جوہر کو بھول چکے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر خوش قسمت اور فرخندہ فال لوگوں کے لئے اپنی راہ میں صبر اور شکر کے مراتب عالیہ حاصل کرنے کا موقع پیدا کر دیا۔ گو ابھی بتقاضائے حالات ایسی مثالیں اپنی پوری شان اور انتہائی کمال کو نہ پہنچی ہوں۔ لیکن وہ آثار مبارکہ جنہیں سے ایک کا میں ابھی ذکر کروں گا۔ بتاتے ہیں کہ خدا کے فضل اور اسی کی عطا کردہ توفیق سے انشاء اللہ تعالیٰ ہماری جماعت رضاء الٰہی کی ہر منزل اسی شان اور اسی طریق سے طے کریگی۔ جو اپنے اسلاف کا ہمارے پیش نظر ہے ٭

احباب کرام اسی پرچہ میں مولوی عبید اللہ صاحب شہید کی شہادت کے حالات جو جناب حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے مجاہد ماریشس نے رقم فرمائے ہیں۔ پڑھینگے۔ اگرچہ سارے ہی حالات نہایت درد انگیز اور رقت خیز ہیں لیکن انہیں جہاں جہاں بھی مولوی صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ کا ذکر آیا ہے وہ دل کو تڑپا دینے والا ہے۔ واللہ یہ مضمون کاتب کو دینے سے قبل جب میں نے پڑھا۔ اور اس مقام پر پہنچا۔ جہاں تجہیز و تکفین کا ذکر ہے تو اسقدر دل بھر آیا کہ باوجود ضبط کی کوشش کے آنسو رواں ہو گئے۔ اور مجھے مضمون رکھ دینا پڑا پھر دوسری دفعہ پڑھنا شروع کیا تو پھر یہی حالت ہوئی آخر بمشکل ختم کیا۔ کاتب صاحب نے بھی اس حصہ کو لکھتے ہوئے کہا کہ بوجہ رقت مضمون لکھنا میرے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ میری یہ حالت اگر تھی تو اس لئے ہوئی کہ بوجہ مولوی صاحب مرحوم سے ذاتی تعارف اور محبانہ واقفیت انکی مومنانہ شکل میری آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ دوسرے قوت متخیلہ نے انکی بیوی صاحبہ کی حالت کا دردناک نقشہ کھینچ دیا۔ میں حیران اور ششدر ہو کر آنسو بہاتے ہوئے سوچنے لگا۔ کہ دیار غیر میں اپنے نوجوان رفیق زندگی کی لاش کو اپنے سامنے دیکھ کر اس محترمہ کی آنکھوں میں کس طرح دُنیا اندھیر ہو رہی ہو گی اور اس جانگسل صدمہ سے اس کے ہوش و حواس پر کیا اثر پڑا ہو گا ٭

ہمت

یہی خیال کرتے ہوئے جب میں آگے بڑھا تو اس خاتون کی ہمت اور استقلال کو دیکھ کر عش عش کر اُٹھا۔ کیونکہ خاتون موصوفہ نے ایسی حالت میں جبکہ عام طور پر عورتوں کو اپنے سر پیر کی بھی ہوش نہیں رہتی جبکہ انہیں کھڑے ہونے اور بات تک کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اپنے مجاہد خاوند کی لاش کو خود غسل دینے کی درخواست کی۔ اور اپنا کبھی ایسے وقت کا عہد یاد دلایا۔ جبکہ اس محترم جوڑے نے صحت عافیت اور خوشی و خورمی کی حالت میں موت کا ذکر کرتے ہوئے ایک دوسرے سے یہ اقرار لیا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو پہلے فوت ہو اُسے آخری منزل پر پہنچانے سے قبل دوسرا ساتھی غسل دے۔ پھر جب یہ معلوم ہوا۔ کہ اس عہد کو نباہنے میں مشکل نظر آتی ہے تو اصرار کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے سفارش کرائی۔ اور اپنی درخواست کو منظور کرا ہی کے چھوڑا۔ ایک بھولی بھالی معصوم لڑکی کو اپنا مددگار بنایا۔ اور اپنے ہاتھوں سے اپنے سرتاج کو وہ غسل دیا جسکے بعد اُسے دُنیا کے پانی سے کبھی غسل کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ پھر اپنے ہاتھوں اس کا آخری جوڑا سیا۔ اس طرح نہلا دھلا اور اپنا سیا ہوا نیا جوڑا پہنا دولہا بنا کر اپنے معبود حقیقی کے حضور روانہ کیا۔ مرحبا صد مرحبا ٭

دُنیا میں بیسیوں لوگ روزانہ مرتے ہیں۔ جن کو نہلانیوالے نہلاتے اور کفن پہنانے والے کفن پہناتے ہیں۔ مگر اس خاتون محترم کا اپنے شہید خاوند کو نہلانا اور کفنانا سب سے نرالا ہے۔ اس کی ایک ایک حرکت بتاتی ہے کہ اسے اپنے اُوپر کس قدر ضبط حاصل تھا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا پر کس قدر صابر اور شاکر تھی۔ یہ مقام اور یہ رُتبہ اسوقت تک حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک روم روم میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عشق نہ رچا ہوا ہو۔ اور جب تک اسلام کی یہ تعلیم لوح قلب پر کندہ نہ ہو کہ انا للہ وانا الیہ راجعون ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور ہم سب اسی کے پاس جانیوالے ہیں۔ خاتون موصوفہ نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہونے کا جو ثبوت پیش کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسے اپنی بیحد و حساب نعمتوں میں سے حصہ وافر عطا کرے۔ اور اپنے فضل کا سایہ اس پر اور اس کے بچوں پر رکھے ٭

مردوں کے لئے یہ بیان شاید اسقدر مؤثر نہ ہو جس قدر عورتوں کے لئے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ انکی صنف سے تعلق رکھتا ہے۔ ہماری جماعت کی ہر ایک عورت جس تک یہ مضمون پہنچے اپنے دل سے پوچھے کہ یہ کس قدر مومنانہ ہمت اور قوت کی مثال ہے اور جہاں خاتون موصوفہ کی دینی اور دنیوی فلاح کے لئے درد دل

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۲ جنوری ۱۹۲۴ء

# "سیاست" کی بطالت

## "راز و نیاز" کے کرشمے

### نمبر (۱)

### "سیاست" کی بے تہذیبی

علی برادران کی تقریروں کے بعض نہایت افسوسناک اور خلاف اسلام اقتباسات کی بناء پر ہم نے جو مضامین لکھے تھے۔ ان کے متعلق معاصر "سیاست" نے علی برادران کی حمایت کا بیڑا اٹھایا۔ لیکن افسوس کہ جہاں اس نے اصل بحث سے ہٹ کر سلسلہ احمدیہ پر لغو اور بادر ہوا اعتراضات کی غلاظت کا ڈھیر جمع کرتے ہوئے اس مشہور جاٹ کی مثال کو تازہ کیا جس نے لاجواب ہونے کی خفت مٹانے کے لئے "تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولھو" کہا تھا۔ وہاں اپنی بدزبانی اور گندہ دہنی کا بھی کافی سے زیادہ ثبوت پیش کیا ہے۔ چنانچہ اپنی ۵ اور ۶ جنوری کی دو اشاعتوں میں جو طول و طویل مضامین شائع کئے۔ ان کا مطالعہ کرنے والے ہر شخص پر یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ ہم صرف وہ عنوان ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو ان مضامین کے رکھے گئے ہیں۔ "سیاست" نے اپنے مخصوص عنوان "راز و نیاز" کے علاوہ یہ عنوان رکھے ہیں:۔

(۱) "قادنیوں کی قادیانیت"۔

(۲) "مرزائی اُمّت کی شیطنت"۔

ناظرین بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جو مضمون ان عنوانوں کے ماتحت لکھے گئے ہیں۔ ان میں کس قدر شرافت اور تہذیب کی مٹی پلید کی گئی ہوگی۔ ہمیں اس پر افسوس ضرور ہے۔ لیکن حیرت نہیں۔ افسوس اس لئے ہے کہ مسلمانوں کی راہ نمائی کا دعویٰ کرنے اور ان کو اخلاق و تہذیب سکھانے والے خود کس قدر گمراہ اور تہذیب و شرافت سے عاری ہیں۔ مگر حیرت اسلئے نہیں کہ یہی حالت مصلح ربانی کی ضرورت ثابت کر رہی ہے۔ اور اسی کا تقاضا تھا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب ؑ کو مبعوث فرمایا ؂

اگرچہ "سیاست" کا اصل بحث کو چھوڑ کر ادھر ادھر ہاتھ مارنا اس کی ہزیمت اور نامرادی کا بیّن ثبوت ہے۔ تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکے "راز و نیاز" کی اداؤں اور کرشموں کا مختصراً تذکرہ کر دیا جائے تا ناظرین کرام کو معلوم ہو جائے کہ جب "سیاست" کے ہاتھ علی برادران کی بریت کے لئے کوئی معقول بات نہیں آئی تو کس طرح اس نے بیت عنکبوت کو اپنی جائے پناہ بنانے کے لئے مضطربانہ جدوجہد کی ہے ؂

### علی برادران سے حسد کیوں؟

اب "سیاست" نے نئے انداز سے علی برادران کی حمایت کرتے ہوئے یہ تمہید باندھی ہے کہ ان کو جو مناصب و اعزاز حاصل ہے۔ اس کی وجہ سے

"وہ بندگان عداوت و منافقت جنہیں حسد و کینہ نے اس قابل نہیں چھوڑا۔ کہ وہ کسی کے قدر شناس ہو سکیں اس کوشش میں ہیں۔ کہ وہ مولانا محمد علی و مولانا شوکت علی کی ذات ستودہ صفات کے خلاف الزامات فاسدہ قائم کریں۔ اور اس طرح سے ان کو بے نور و بے ضیا ثابت کریں۔"

کیوں؟ یہ ضرورت کس لئے پیش آئی۔ ارشاد ہوتا ہے۔ "ان کا مقصد ہے۔ کہ لوگ ان سے ہٹ آئیں اور ان معترضین و حاسدین کی رفاقت و اعانت کا دم بھرنے لگ جائیں۔"

کیا یہ مقصد پورا بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق فطرت کے رازدان اور فرزانہ روزگار "سیاست" نے سابقہ ہی یہ فیصلہ فرمادیا ہے:۔

"لیکن یہ نادان فطرت کے اس راز سے آشنا نہیں ہیں

کس نیاید بزیر سایۂ بوم ورہما از جہاں شود معدوم

اگر خدانخواستہ ہما جہاں سے مفقود بھی ہو جائے پھر بھی کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ وہ سایۂ بوم کا متلاشی ہو۔"

اسکے متعلق ہماری معروضات یہ ہیں۔ کہ علی برادران کو جو مناصب و اعزاز حاصل ہیں۔ وہ انہیں مبارک ہوں۔ ہم اور ہمارے جیسے غریبوں کو کیا حق ہے۔ کہ ان کی اس خوش بختی پر حسد کریں۔ جس کے طفیل وہ ایک درجن کے قریب پبلک فنڈوں کو اپنی ملکیت سمجھے ہوئے ہیں۔ اور بار بار حساب کے مطالبات کرنے پر انہیں ذرا بھی پروا نہیں۔ کہ کوئی کیا کہتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ پبلک کا روپیہ ولایت کی سیر و سیاحت میں اعلیٰ سے اعلیٰ ہوٹلوں میں۔ حتیٰ کہ تھیٹروں میں ناچنا اور گانا سننے کے لئے صرف کرتے ہیں۔ تو اپنی فرخندہ فالی کے صدقے اس پر کوئی کیوں حاسدانہ اعتراض کرے۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ اس کا یہ مسکت جواب موجود ہے۔ کہ جس نے ان فنڈوں میں چندہ نہیں دیا (اگر رسید نہیں دی گئی۔ تو چندہ دینا نہ دینے کے برابر ہے) وہ اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

### لوگ ہٹ آئیں

الزام حسد کے متعلق گذارش کرنے کے بعد اس مقصد کی نسبت جو "سیاست" نے بیان کیا ہے اور جس کا ہم اوپر حوالہ دے آئے ہیں۔ یہ عرض ہے کہ اگر مسلمان علی برادران کے پیچھے ہوتے۔ اور علی برادران رسول اور خدا کے احکام کو اپنا خضر راہ بناتے۔ تو قطعاً اس بارے میں کسی کوشش کی ضرورت نہ تھی۔ کہ "لوگ ان سے ہٹ آئیں"۔ لیکن جبکہ علی برادران ایک ایسے شخص کو اپنا محبوب ترین راہنما اور سردار مانتے اور اس کی روحانیت کا علی الاعلان اعتراف کرتے ہوں۔ جو ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کا پجاری جو پتھر کے بتوں میں پرمیشور سمجھنے والا۔ جو گائے کا گوشت کھانے والوں سے زبردستی ان کا یہ مذہبی حق چھیننے کی تلقین کرنے والا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا۔ جو قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا کلام نہ قرار دینے والا ہو۔ تو "سیاست" ہی

بتائے ۔ ایسے انسان کے احکام اور اوامر کو وحی کی طرح سمجھ کر ماننے اور عمل کرنے والوں کے ساتھ مسلمانوں کو دیکھ کر کس طرح ان لوگوں کو آرام وچین آسکتا ہے جو نہ صرف مسلمانوں کو اصل اسلام پر قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ بلکہ دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی لوائے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے لانا اپنی زندگی کا اصل مقصد سمجھتے ہیں ۔

## مسلمانوں کیلئے شرم وندامت

کیا ہر ایک مسلمان جس کا دعویٰ ہے ۔ کہ صرف اسلام ہی کامل مذہب ہے ۔ اور اسلام نے کوئی ایسی بات نظر انداز نہیں کی ۔ جو مسلمانوں کی دینی ودنیوی ترقی سے تعلق رکھتی ہو ۔ اس کا سر شرم وندامت سے جھک نہیں جاتا ۔ جب وہ یہ سنتا ہے کہ اگر مسئلہ خلافت کا حل ہو سکتا ہے ۔ اگر جزیرۃ العرب غیر مسلم اثر سے پاک ہو سکتا ہے ۔ اور اگر مسلمان پھر عروج اور شوکت حاصل کر سکتے ہیں تو محض مسٹر گاندھی کی پیروی کرنے اور ان کے ہر ایک حکم پر بلاچون وچرا عمل کرنے سے ۔ اگر مسلمانوں کے لئے یہ شرم کی بات ہے ۔ اور فی الواقعہ نہایت ہی شرم کی بات ہے ۔ تو خدارا بتلایئے ۔ کیا علی برادران مسلمانوں کو یہی نہیں کہہ رہے ۔ اور یہی نہیں کرا رہے ۔ ایسی صورت میں ہر ایک اس شخص کا جس کے دل میں اسلام کی کچھ بھی غیرت ہے ۔ اور جو اسلام کی ذرا بھی محبت اپنے دل میں رکھتا ہے ۔ یہ کوشش کرنا فرض ہے ۔ کہ "لوگ ان سے ہٹ آئیں" اس لئے نہیں ۔ کہ لوگ علی برادران کے پیچھے ہیں ۔ بلکہ اس لئے کہ خود علی برادران مسٹر گاندھی کے پیچھے ہیں ۔ اور ان کی رضا جوئی کے لئے اسلام کو پس پشت ڈال رہے ہیں ۔ چنانچہ ان کے وہ فقرات جن کے خلاف ہم نے آواز اٹھائی ۔ اس امر کا ثبوت ہیں ۔ کہ اس حد تک علی برادران اسی لئے پہنچے ۔ کہ مسٹر گاندھی کی قوم کو خوش کر کے اپنے سردار کی خوشنودی مزاج حاصل کریں ۔

پس اس خطرناک گڑھے سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کی صرف یہی غرض اور یہی غایت ہے ۔ اگر اس سے مسلمان آگاہ ہو گئے ۔ اور ہمیں امید ہے ۔ کہ انشاء اللہ وہ دن ضرور آئیگا جب آگاہ ہونگے ۔ تو انہیں خود بخود معلوم ہو جائیگا کہ کس کی رفاقت اور اعانت کا انہیں دم بھرنا چاہیئے ۔

## سایۂ بوم کے نیچے

"سیاست" کو فطرت کی رازدانی کا بڑا دعویٰ ہے ۔ اور اس نے بخیال خود ایک راز کا انکشاف کرنے کی تکلیف بھی گوارا کی ہے ۔ لیکن افسوس کہ وہ "راز و نیاز" کی بھول بھلیوں میں پھنس کر مشاہدات سے آنکھیں بند کر رہا ہے ۔ کیونکہ اسکے ممدوح علی برادران مسلمانوں کو سایۂ بوم کے نیچے لانے کی اسی دن سے کوشش کر رہے ہیں ۔ جب سے انہیں مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک تمام دنیا کے مسلمانوں میں سے کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ملا ۔ جس کو وہ اپنا سردار اور راہ نما بنانے کے قابل سمجھتے ۔ اور جس کی پیروی کو مسلمانوں کی کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ بتاتے ۔ اسلام کو ایسا تہیدست اور اسقدر بے نور قرار دینے والوں کے متعلق اگر ہم "سیاست" ہی کے الفاظ میں یہ کہیں تو بے جا نہ ہو گا کہ

"یہ لوگ یہ جد وجہد نہیں کرتے ۔ کہ ان کی آنکھوں میں اتنا نور پیدا ہو جائے ۔ کہ یہ آفتاب کی روشنی سے متمتع ہو سکیں ۔ یہ نادان یہی تمنا کرتے ہیں کہ آفتاب کالا پڑ جائے ۔ خدا کرے کہ ایسی تمام آنکھیں چندھیا جائیں ۔ جن کی یہ خواہش ہو ۔ کہ آفتاب عالمتاب مکدر روسیاہ ہو جائے ۔"

## "منشی" "سلطان القلم"

نہ معلوم "سیاست" کو یہ کیا ہو جھی ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت حجۃ اللہ علی الارض امام حکم وعدل جری اللہ فی حلل الانبیاء کا اسم گرامی لکھتے ہوئے اسکے ساتھ "منشی" کا لفظ لگایا ۔ غالباً "سیاست" نے آریہ اخبارات کی شاگردی اختیار کرتے ہوئے طنز اور ہتک کے لئے ایسا کیا ہے ۔ لیکن یہ کوئی ہتک کی بات نہیں ۔ اگر رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ امی وابی کے اسم مبارک کے ساتھ "امی" کا لفظ لگانا آپ کی ہتک نہیں ۔ بلکہ آپ کی شان کو دوبالا کرنے والا ہے ۔ تو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے غلام احمدؑ کے نام کے قبل لفظ "منشی" کے اضافہ سے اس کی ہتک کیسے ہو سکتی ہے ۔ بے شک وہ "منشی" تھا ۔ اسی لئے "سلطان القلم" کا خطاب خدا تعالیٰ سے اس کو ملا ۔ اور اس کے قلم سے وہ وہ گوہر بے بہا نکلے ۔ جنھوں نے سینکڑوں نہیں ۔ ہزاروں نہیں ۔ بلکہ لاکھوں انسانوں کے قلوب کو منور کر دیا ۔ اور جن کا ترجمہ یورپ اور امریکہ تک کے لوگوں کے دلوں کو اسلام کا دلدادہ وشیدا بنا رہا ہے ۔ اس زمانہ کا کوئی ایسا "منشی" پیش تو کرو ۔ جس کی تحریروں نے مذہبی دنیا میں تہلکہ ڈالدیا ہو ۔ جس نے بے شمار لوگوں کو قلم کے ذریعہ اپنا سب کچھ اسلام پر نثار کرنے کے لئے تیار کر دیا ہو ۔ جس نے کوئی ایسی جماعت اپنے پیچھے چھوڑی ہو ۔ جو انتہا درجہ کی بے نوا ہو کر ساری دنیا کو مسلمان بنانے کے لئے اٹھ کھڑی ہو ۔ اور جس کے مبلغ دنیا کے دور دراز ملکوں میں پہنچ چکے ہوں ۔ سوائے حضرت مرزا صاحب کے دنیا کے پردہ پر کوئی ایسا "منشی" نہیں مل سکتا ۔ جس کے قلم فیض رقم نے اس قدر معجزنما اثر دکھایا ۔ اسلئے اگر کوئی حقیقی طور پر "منشی" کہلانے اور اس لفظ کے اصلی معنوں کا مصداق ہونے کا حقدار ہے تو وہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام ہی ہیں ۔ پس گو "سیاست" نے آپؑ کے متعلق یہ لفظ نیک نیتی سے استعمال نہ کیا ہو ۔ مگر اس طرح اس نے ایک بہت بڑی صداقت کا اعلان کر دیا ہے ۔

# کفر بازی

حیرانی کی بات ہے کہ "سیاست" جو آجکل علماء دیوبند کے وہ مضامین خاص طور پر شائع کر رہا ہے جن میں ہمیں کافر اور بد سے بدتر ٹھہرایا جا رہا ہے۔ وہ اس بات کا شاکی ہے کہ احمدی غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے اپنی تحریر میں احمدیوں کو گمراہ اور سخت درجہ کے گمراہ کہہ کر ہم پر کوئی مہربانی نہیں کی تھی کہ دیوبندیوں نے شور ڈالنا شروع کر دیا۔ کہ انہیں گمراہ کیوں کہا گیا یہ تو کافر اور پکے کافر ہیں۔ جو انہیں کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ "سیاست" نے یہ مضامین بڑے بڑے جلی عنوانوں سے شائع کئے پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ مولویوں کے اشتعال دلانے پر ہمارے سوشیل بائیکاٹ کی جو تحریک کی گئی اور جن لوگوں نے احمدیوں کے خلاف اپنی درندگی دکھائی اور ان پر زیست تنگ کرنے کی کوشش کی۔ ان کے ان وحشیانہ اور ناز یبا افعال کو فخر سے "سیاست" میں درج کیا گیا۔

ان حرکات پر تو "سیاست" اور اس کے ہمنوا خوش تھے۔ کہ کافر بنانے والے وہ ہیں۔ اور ان کی سرکار سے کفر و ایمان کی سندات جاری ہو رہی ہیں۔ لیکن جب ہماری طرف سے ان فتوے بازیوں کی پرپشہ جتنی پروا ہوتی بھی نہ دیکھی۔ تو "سیاست" نے یہ رونا شروع کر دیا کہ

"قادیانیوں کا "الفضل" اس جماعت کا آرگن ہے۔ جن کے نزدیک مسلمانوں کے جنازوں کی نماز حرام۔ غیر احمدی کو لڑکی دینا ناجائز۔ غیر احمدی کو مسلمان سمجھنا ممنوع۔ منکر مرزا "اولٰئک ھم الکافرون حقا" کا مصداق۔"

دیوبندی اور ان کے ہم نشین غاشیہ برداری کو شش میں تحت ادیم السماء کے مصداق بن کر کافر کہیں مرتد کہیں دجال کہیں اس کو بائیکاٹ کریں تو خلق بجا ہے۔ لیکن اگر کوئی ان کو وہ کچھ سمجھے۔ جو کہ دراصل وہ ہیں۔ تو سیاست نعل در آتش ہو جائے۔ "سیاست" اور اس کے ہمنواؤں کو یاد رہے تم ہمیں کافر کہتے ہو کہو۔ مگر تمہارا ہمیں کافر کہنا بے بنیاد اور بے اصل ہے۔ لیکن تمہیں جو کافر سمجھتے ہیں وہ اس لئے کہ تم منکر صدائے سروش ندائے حق ہو۔ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ لوگوں کو کافر بنائیں۔ ہمیں تو دنیا میں اسلام کی اشاعت کرنی ہے۔ کافر تو وہ بنائے جسے مسلمان بنانا نہ آتا ہو۔ مسلمانوں کو کافر بنانا "سیاست" اور اس کے علمائے کرام کو مبارک ہو

## حجازی اسلام دیکھنے کا چشمہ

"الفضل" کو مخاطب کرتا ہوا "سیاست" لکھتا ہے۔

"اگر مسلمانوں کے کسی مسلمہ و مقبولہ لیڈر کو اسلام کی حقیقی وقعت سے عاری قرار دے۔ تو اس کا جواب محض بے سود ہے۔ اینگلو انڈین اخبارات مجبور ہیں۔ کہ کانگریس کو حکومت کی نگاہ سے ملاحظہ کریں۔ الفضل سے ہو نہیں سکتا کہ وہ حجازی اسلام کو چشمہ قادیانیت یا محمودیت لگائے بغیر دیکھ سکے"

"سیاست" کی بوکھلاہٹ ملاحظہ ہو۔ "الفضل" کے جواب میں کچھ لکھنا "محض بے سود" بتاتا ہے۔ مگر باوجود اس کے اپنے دو لمبے چوڑے صفحے سیاہ بھی کر دیتا ہے۔ رہا یہ کہنا کہ ہم اسلام کو "قادیانیت یا محمودیت" کے چشمہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کا اگر یہ مطلب ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ ہمیں حقیقی اسلام کو دیکھنے کیلئے جو چشمہ عطا ہوا ہے۔ اس سے ہم دیکھتے ہیں۔ تو اس کا ہمیں اعتراف ہے۔ اور کیوں اعتراف نہ ہو۔ جبکہ "حجازی اسلام" اس چشمہ کے بغیر اپنی اصلی شکل میں نظر ہی نہیں آسکتا اگر آسکتا ہے تو مہربانی کر کے اس چشمہ کا پتہ بتایا جائے کیا وہ چشمہ شریف مکہ کے پاس ہے۔ جسے "سیاست" اور اس کے علماء "باغی" اور "غدار" وغیرہ خطابات دیتے ہیں یا کیا یہ چشمہ اس "خلیفۃ المسلمین" کے پاس ہے جس کے پیشرو "خلیفۃ المسلمین" کو مسلمان اخبارات نے "ننگ" وغیرہ قرار دیا۔ اور جس کی ہستی اور نیستی مصطفٰے کمال پاشا کے لب کی حرکت پر منحصر ہے۔ یا کیا وہ چشمہ علی برادران کے سرداروں کے پاس جیل کی کوٹھری میں دھرا ہے۔ آخر کہاں ہے کسی جگہ کا نام تو لو۔

---

# ستیارتھ پرکاش سے گالیوں کے باب نکالنے اور اصلاح کرنے کی تجویز

سچی بات کا خواہ زبانیں کتنا ہی مقابلہ کرتی رہیں مگر قلوب اس کے آگے جھک جاتے ہیں اور صداقت اپنا اثر تسلیم کرا ہی لیتی ہے۔ اس کی تازہ مثال "ستیارتھ پرکاش" کے ان حصوں کو علیحدہ کر دینے کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے جن میں بانی آریہ سماج پنڈت دیانند صاحب نے دیگر مذاہب کو پیٹ بھر کے گالیاں دی ہیں۔

چنانچہ "پراونشل سبھا" لاہور کے جو اجلاس ۲۷ سے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء تک لاہور میں منعقد ہوتے رہے ہیں۔ انہیں ایک یہ تجویز پاس ہوئی ہے کہ

"ستیارتھ پرکاش کے پچھلے دس سمولاس (ابواب) الگ الگ دو دو ہزار کی تعداد میں شائع کر دیئے جائیں"

امید ہے اس پر عمل بھی کیا جائیگا۔ لیکن اس تجویز کا پاس ہونا ہی بتاتا ہے۔ کہ آریہ سماج نے سمجھ لیا ہے کہ دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسکا آجتک کا رویہ ہرگز پسندیدہ نہ تھا۔ اور اس میں تبدیلی کرنے کیلئے اسکی اصل بنیاد ستیارتھ پرکاش میں قطع و برید ضروری سمجھی گئی ہے۔

اس کے علاوہ ایک تجویز یہ پیش کی گئی ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے

"چھاپے میں کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں۔ وہ درست ہونی چاہئیں"

ان غلطیوں سے یہ تو مراد نہیں معلوم ہوتی کہ کتابت اور طباعت میں عموماً جو غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں۔ ان کی اصلاح کی جائے۔ کیونکہ اس کے لئے "سبھا" میں تجویز پیش کر کے پاس کرانے کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔ بلکہ اس سے مراد ایسی غلطیاں معلوم ہوتی ہیں جو مسائل اور عقائد اور استدلال وغیرہ کے متعلق ہیں۔ جن سے آریہ صاحبان ان زبردست اعتراضات کی وجہ سے مجبور ہو گئے ہیں۔ جو ستیارتھ پرکاش کے حوالے سے ان پر پڑتے ہیں۔ ان کا کوئی معقول جواب نہ پا کر اب ان کی اصلاح کی تجویز کی جا رہی ہے۔ ممکن ہے اس سے آریہ سماج کو بعض اعتراضات سے مخلصی حاصل ہو جائے۔ لیکن ستیارتھ پرکاش اور اس کے مصنف

[illegible]

# حضرت مولوی عبید اللہ کی وفات حسرت آیات

جناب صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے مبلغ ماریشس نے مولوی عبید اللہ صاحب شہید کے جو حالات لکھکر ارسال کئے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ شہید مرحوم کی یاد ہمارے لئے بیشمار فوائد رکھتی ہے۔ احباب کرام جہاں اپنے شہید بھائی کے درجات میں ترقی اور ان کی پس ماندگاں کی فلاح و کامرانی کے لئے دعا فرماویں وہاں خود بھی شہادت کے درجہ حاصل کرنے کی تمنا رکھیں۔ اور اس کے لئے اپنی طرف سے پورے تیار رہیں۔ (ایڈیٹر)

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ دنیا جائے فانی ہے۔ جو اس میں آیا وہ کبھی یہاں نہیں رہا۔ اولیاء و اقطاب انبیاء و رسل۔ فقراء و اغنیا۔ ملوک و ملوک۔ شاہ و گدا کمزور و زور آور۔ مرد و زن۔ اطفال۔ عیال۔ صبیان و شبان اشقیاء و اتقیا شیوخ و فروخ غرضکہ تمام مخلوقات جو کہ پیدائش کے دروازے سے اس دنیا میں آئے وہ موت کے دروازے سے اس جہان کو الوداع کہتے ہوئے رخصت ہوئے۔

## انسان اور اس کی موت

میرے آقائے نامدار فداہ ابی وامی و روحی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی مانند دنیا میں کسی ماں نے کوئی بچہ نہ جنا اور نہ جنیگی۔ ایک روز زمین پر بیٹھے ہوئے ایک چھوٹی سی لکڑی کے ساتھ ایک نقطہ زمین پر بناتے ہیں۔ اور اس کے گرداگرد ایک دائرہ کھینچتے ہیں۔ پھر اس نقطہ سے ہر طرف ... لکیریں کھینچکر صحابہ کو فرماتے ہیں۔ نقطہ انسان سمجھو۔ اور دائرہ کی لکیر موت خیال کرو۔ اور جو خطوط نقطہ سے شروع ہوکر اس دائرہ سے بھی آگے متجاوز ہو جاتے ہیں۔ یہ آمال انسانیہ ہیں۔ اور اس کی آرزوئیں اور خواہشیں ہیں جو کہ اس کی انقضاء عمر کے بعد جاری ہیں حضور فرماتے ہیں۔ انسان خواہش کرتا ہے۔ اور آرزو رکھتا ہے۔ کہ وہ یہ بھی کرلیگا۔ اور وہ بھی کریگا۔ مگر موت اس پر ہنس رہی ہوتی ہے۔ کہ تو وہاں تک نہیں پہنچیگا

## تبلیغ احمدیت کیلئے فرانس جانے کا ارادہ

میرے عزیز مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم بہت شوق رکھتے تھے۔ کہ فرانس جائیں اور وہاں خدا کے نام کو پھیلائیں۔ اور تبلیغ احمدیت کریں۔ ایک سال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ گذرتا ہے جبکہ انہوں نے مجھ سے بھی بیان کیا کہ اگر میرے اہل و عیال ساتھ نہ ہوتے۔ تو میں ضرور کسی نہ کسی طرح فرانس جاتا۔ اس سال میرا خیال تھا۔ کہ انشاء اللہ جب زین العابدین صاحب جو قادیان میں تعلیم پا رہے ہیں یہاں آئینگے۔ تو میں واپس جاؤنگا۔ مولوی صاحب مرحوم کی بیوی صاحبہ کا بیان ہے کہ انہوں نے گھر میں کہا کہ صوفی صاحب قادیان جائینگے تو تم بھی ان کے ساتھ چلی جانا۔ میں پھر فرانس کا عزم کرونگا۔

ایک دفعہ مولوی صاحب موصوف نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت فضل عمر کی خدمت میں لکھدیا ہے کہ مبلغین کیساتھ ان کے اہل و عیال نہیں بھیجنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ تبلیغ میں بار ثابت ہوتے ہیں۔

مولوی صاحب کو ان کی نیت کا ضرور ثواب ہوگا۔ نیتہ المومن خیر من عملہ۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ڈاک مرسلہ از فرانس ابھی دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں پہنچی ہے۔ جس میں وہ مجھے اور مسٹر نور محمد نوا ہے کو پیرس میں آنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ ماریشس میں جماعت پختہ ہو چکی ہے۔ اس لئے وہاں حافظ عبید اللہ صاحب سرپرست کافی ہیں۔ تم یہاں کام کرو۔ افسوس کہ مفتی صاحب کا یہ خط مولوی صاحب کی وفات کے بعد یہاں پہنچا

## جوش تبلیغ

مرحوم ایک پرجوش مخلص احمدی تھے۔ احمدیت کے لئے بڑے غیور تھے۔ اور کیوں نہ ہوتے۔ سالہا سال انہوں نے قادیان میں زندگی گذاری تھی۔ اگرچہ وہ حضرت مسیح موعود کی زندگی کے آخری سالوں میں قادیان پہونچے۔ مگر انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت سے فیض حاصل کیا تھا۔ اور وہ مسیح موعودؑ کے اصحاب میں شامل تھے۔ مجھے ٹھیک سن تو یاد نہیں۔ جب وہ قادیان آئے۔ بہرحال جہانتک مجھے یاد پڑتا ہے۔ وہ سنہ ۱۹۰۳ء کے قریب قادیان آئے تھے۔ سنہ ۱۹۱۵ء یا سنہ ۱۹۱۶ء میں مدرسہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کے والد حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی حافظ قرآن ہیں۔ اور اسی وجہ سے قادیان میں ان کا نام حافظ عبید اللہ مشہور تھا۔ قرآن شریف خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ ماریشس میں آنے سے پیشتر چند ماہ الفضل کے عملہ میں کام کیا ہے اور پنجاب میں بطور مبلغ کے کام کرتے رہے ہیں۔ خوب تقریر برجستہ کرتے تھے۔

## ماریشس میں آمد اور کام

مولوی صاحب مرحوم ماریشس میں ۲۵ر نومبر سنہ ۱۷ء کو آئے۔ ساحل پر جب پہونچے۔ تو بڑی عزت کے ساتھ موٹر کار میں سینٹ پیر لائے گئے۔ انہوں نے پورے چھ سال یہاں گذارے۔ اول سے آخر تک قرآن شریف کا درس دیا۔ شروع شروع میں ایک ڈی بیٹنگ کلب سینٹ پیر میں بنائی۔ ابتدا میں عورتوں میں بھی درس دیتے تھے۔ کئی ایک لڑکوں اور چند لڑکیوں کو سارا قرآن ناظرہ پڑھایا۔ اپنی بیوی کو ترجمہ قرآن کریم ختم کرایا۔ ایک لڑکی پندرھویں اور دوسری تیرھویں پارہ کا ترجمہ پڑھ رہی ہے۔ ایسا ہی ایک لڑکے نے بارہ پارے ترجمہ کے پڑھے۔ چند لڑکے پہلے دوسرے پارے میں ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔

مرحوم عابد زاہد تھے۔ یہاں جتنے رمضان آئے ہیں۔ ان میں برابر اعتکاف کرتے رہے۔ آپ کو قادیان سے کتب منگوانے کا بہت شوق تھا۔ اور یہ اس لئے کہ یہاں وہاں کی کتابیں آجاویں۔ اور اس ذریعہ سے بھی تبلیغ احمدیت ہو۔ اسی طرح پر پرکاش دیو والی سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منگوا کر احباب کو دی۔ اسی طرح اسرار شریعت مصنفہ مولوی فضل محمد صاحب چنگوی بھی انہوں نے منگوا کر بعض لوگوں کو دی۔ ... حضرت مسیح موعود کی کئی کتابیں خصوصاً

اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی و اُردو اور ایسا ہی تحفہ پرنس آف ویلز احباب کے خرچ پر مارشیس کے بڑے بڑے آفیسروں اور پادریوں اور لائبریریوں کو بھجوائیں۔ مسجد "دار السلام" اسی سال روزہل میں طیار ہوئی ہے۔ جب وہ نماز پڑھنے کے قابل ہو گئی۔ تو ایک دن کا ذکر ہے۔ اس میں بیٹھے ہوئے کہنے لگے میرا دل چاہتا ہے۔ اس مسجد کی طرف دیکھتا رہوں آپ خوش خلق، سلسلہ حقہ کے لئے غیر تمند اور کسی سے نہ ڈرنے والی طبیعت رکھتے تھے۔ مصر میں ان کی خط و کتابت شیخ محمود احمد صاحب سے تھی اور انہی کے ذریعہ سے قصر النبیل اور حمامۃ البشریٰ جلد اول دیکھنے کا ہمیں موقع ملا۔

سینٹ پیر میں احمدی احباب یکجا اکٹھے نہیں رہتے۔ بلکہ بعض ایک ایک میل یا اس سے کم و بیش فاصلہ پر رہتے ہیں۔ روز مسجد میں قرآن مجید کا درس دیتے تھے۔ اور کئی ماہ ہفتہ میں ایک بار ہر ایک احمدی کے گھر میں باری باری درس دیتے رہے۔ تاکہ دور ہونے کی وجہ سے اور جماعت میں اکثر شامل نہ ہونے کی وجہ سے احباب سُست نہ ہو جائیں۔

**مولوی صاحب کی اولاد**

دردِ سر کے وہ ہمیشہ شاکی رہتے تھے۔ اور مارشیس میں آکر ہر ماہ میں قریباً ایک یا دو دفعہ تے بھی ہو جاتی تھی۔ آپ اپنی بیوی کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرتے تھے۔ خدا نے ان کو شادی کے آٹھ سال بعد یہاں مارشیس میں اولاد عطا کی۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام انہوں نے امۃ الحفیظ رکھا جو ۱۹۱۹ء جنوری کے اخیر یا فروری کے شروع میں پیدا ہوئی تھی۔ جولائی ۱۹۲۰ء میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام انھوں نے بشیر الدین رکھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سر کے درد کی وجہ سے وہ قرآن شریف یاد نہیں کر سکتے تھے۔ ورنہ ان کو قرآن حفظ کرنے کا بہت شوق تھا۔ ان کی بیوی صاحبہ کا بیان ہے۔ کہ جب بشیر الدین پیدا ہوا۔ تو انہوں نے اپنے والد صاحب کو لکھا کہ مجھ کو بشیر الدین کے پیدا ہونے کی بہت خوشی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ اگر میں زندہ رہا۔ تو اس کو قرآن شریف حفظ کراؤں گا۔ اور اگر میں مر گیا تو اپنے وارثوں کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے بعد اس کو قرآن شریف حفظ کراویں۔

**دُنیا سے دل برداشتگی**

ان کی بیوی صاحبہ کا قول ہے۔ کہ ان کی ہمیشہ طبیعت سنجیدہ اور مغموم رہتی تھی اور ایک میز کے پاس کرسی پر بیٹھے ہوئے کچھ لکھا کرتے تھے۔ جب میں پوچھتی تو کہتے میں قادیان جا کر کیا منہ دکھاؤں گا۔ جس طرح میرا دل چاہتا ہے۔ کام نہیں ہو رہا۔ اس دنیا میں میرا دل نہیں لگتا۔ ان کی بیوی صاحبہ کہتی ہیں۔ ان کا قادیان واپس جانے کا ارادہ معلوم نہیں ہوتا تھا۔ تبلیغ احمدیت کا ان کی طبیعت میں بڑا جوش تھا۔

**علالت طبع**

چنانچہ لا ریو رجی گراں پار میں باوجود علیل ہونے کے رات کا سفر موٹر کار میں کیا۔ اور اس دن قریباً ساری رات ان کو جاگنا پڑا۔ یہ رات ۳۰ اگست ۱۹۲۳ء کی تھی۔ درحقیقت وہ اسی وقت سے بیمار تھے۔ مگر تبلیغ میں اس کی پروا نہ کرتے تھے۔ انھوں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ مجھ کو جیسا کہ یاد پڑتا ہے۔ یہ تھا۔ کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کو دیکھا۔ وہاں مولوی قطب الدین صاحب حکیم بھی تھے۔ انہوں نے مولوی صاحب کو دیکھا اور کہا۔ آپ کو سل نہیں ہے۔ مگر حضرت فضل عمر نے فرمایا کہ ۱۹۲۴ء میں ہو جائیگی۔ شہید مرحوم نے یہ خواب حضرت صاحب کی خدمت میں لکھ دیا۔ جس کا جواب حضرت اقدس کی طرف سے ۲۵ اکتوبر کا لکھا ہوا۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۲۳ء کو پہنچا۔ اس خواب کا بہت خیال کرنے لگ گئے تھے۔ اور ان کا خیال تھا کہ مبادا سل نہ ہو جائے۔ کئی بار انہوں نے اپنا سینہ ڈاکٹر گپتہ کو دکھایا۔ اور ڈاکٹر نے ان کو بہت تسلی دی۔ کہ آپ کو یہ مرض نہیں ہے۔ مگر ان کو سر درد ہوتی تھی۔ اور کسی قدر کھانسی تھی۔ اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ چند دن کے لئے تر یوسے رہ آویں۔ جو گرم اور خشک جگہ ہے۔ اور سینٹ پیر سرد و تر جگہ ہے۔ چنانچہ وہ اکتوبر میں وہاں گئے۔ اور پانچ چھ دن وہاں رہے۔ وہاں خوب وعظ و تبلیغ کرتے رہے۔ اور ایک بیوہ کا نکاح بھی پڑھایا۔

۳۰ اکتوبر کو جے نس جہاز مارشیس میں آیا۔ ۲ نومبر کو احمدیان مارشیس کا جنرل جلسہ تھا۔ سب احمدیوں کو دعوت تھی۔ اس میں اکثر احباب شامل ہوئے۔ جس میں احباب سینٹ پیر بھی تھے۔ اور مولوی صاحب مرحوم بھی۔ تریوسے میں جا کر ان کی طبیعت سنبھل گئی تھی۔ مگر دو ہفتے کے بعد پھر شکایت شروع ہو گئی۔ چنانچہ ۲ نومبر کو جمعہ تھا جو سب نے روزہل آن کر پڑھا۔ مولوی صاحب کی طبیعت قدرے علیل تھی۔ جب ہم جمعہ پڑھ چکے۔ اور جلسہ کی کارروائی شروع ہونے کو تھی۔ تو حافظ محمد احسان صاحب ساکن ساڈھورہ ضلع انبالہ سپاہیانہ خاکی لباس میں مسجد دار السلام میں وارد ہوئے۔ حاضرین کی توجہ ان کی طرف مائل ہو گئی۔ اور جب یہ معلوم ہوا کہ ہندوستان سے احمدی بھائی آئے ہیں۔ تو سب مجلس میں خوشی کی لہر پھیل گئی۔ شام تک جلسہ رہا۔ سالانہ جلسہ کی تقریریں ہوئیں۔ حافظ صاحب کے حالات بھی لوگ دلچسپی سے سنتے رہے۔ اور مولوی صاحب مرحوم بڑے خوش و خرم تھے۔ مولوی صاحب اتنے خوش تھے۔ کہ حافظ صاحب کے ساتھ ایک موٹر کار میں مولوی صاحب مرحوم اور یہ عاجز ان کو ان کی جگہ پر پہنچانے گئے۔ اور ۱۱ نومبر کو پھر روزہل میں ایک جلسہ تھا جس میں سینٹ پیر رپورٹ سالانہ پڑھی گئی تھی۔ اور مولوی صاحب بھی اسمیں تشریف لائے تھے۔ مگر بیمار تھے۔ اور اس دن بھی حافظ صاحب کو ملنے کے لئے قرنطین پورٹ لوئی میں مولوی صاحب اور میں گئے تھے۔

**مرض الموت**

۱۴ نومبر کو میں سینٹ پیر گیا۔ تو مولوی صاحب سر پر تہ کر کے کپڑا تر کر کے رکھے ہوئے تھے۔ ۱۵ نومبر کو ڈاکٹر لیک لیزیو کے پاس گئے۔ اور ۱۶ نومبر کو اُسے قارورہ دکھایا۔ ۱۷ نومبر کو روزہل آگئے۔ ان کو اس دن بخار اور سر درد تھا۔ اور تے بھی آتی رہی۔ ہم سارا دن روزہل رہے۔ اور ڈاکٹر گپتہ سے بخار کے لئے دوائی لی۔ اور سینہ دکھایا مگر ٹیوبرکلوسس بالکل نہ تھی۔ کھانسی بھی بالکل نہ تھی۔

**شہید کی وصیت** ۲۳ر نومبر بروز جمعہ بذریعہ ٹیلیفون شام کو مغرب کے بعد خبر آئی کہ مولوی صاحب نے مجھے بلایا ہے۔ میں اور مازو صاحب راتوں رات بذریعہ موٹر سائیکل سینٹ پیر پہنچے میں پہلے پہنچا۔ تو مولوی صاحب نے کہا کہ میں وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ سوائے زمین کے جو قادیان میں میں نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سے خریدی ہوئی ہے۔ سو اس کا پانچواں حصہ بہشتی مقبرہ کے لئے وصیت میں دیتا ہوں ؃

**پیشاب کی تکلیف** اس وقت ہم کو معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب کو پیشاب بہت تنگی اور دقت سے آتا ہے۔ اور بہت زور لگانے سے چند قطرے نکلتے ہیں۔ مازو صاحب کا خیال تھا کہ ٹیوبر کلوسس ہے۔ اسلئے انہوں نے ایک مختصر کو ٹنگ ٹنکچر آئیوڈین کی مولوی صاحب کے سینہ اور پیٹھ پر لگائی میں تو وہیں رہا۔ لیکن مازو صاحب رات کو واپس آگئے ڈاکٹر تیر کو سات مہینے پہلے دکھا چکے تھے۔ اور سر درد کی دوا اس سے لے چکے تھے۔ اس سے ان کو قدرے آرام ہوا تھا۔ اس لئے اس کو پھر کرتیب سے بلوایا گیا۔ ان کی شکی تشخیص تھی۔ کہ یہ ٹائی فائیڈ فیور ہو سکتا ہے۔ اسلئے دوسرا ڈاکٹر بلوایا گیا۔ اس نے اور دوسرے ڈاکٹروں نے پیشاب کی تنگی کی وجہ سے خیال کیا۔ اور مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ کو کہیں سوزاک وغیرہ تو نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ ان کے پیشاب کا analysis کرایا گیا۔ مگر اس میں سے کچھ نہ نکلا۔ سوائے اسکے کہ اس نے کہا پیشاب میں کوئی مادہ جما ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ۲۵ر نومبر کو پیشاب کا امتحان فارماسی میں کیا گیا۔ ۲۶ر نومبر لابورٹری رجوی میں کیا گیا۔ شام کو اسی دن ڈاکٹر داس نے دیکھا۔ اس نے پھر نسخہ لکھا۔ اور اس کی دوائی منگوائی گئی۔ مگر استعمال نہ ہوئی۔ ڈاکٹر سیورد کی دوائی کا اثر نہ ہوا۔ پھر ڈاکٹر سیورو سے پوچھا گیا تو اس نے سرکاری ہسپتال میں بھیجنے کا مشورہ دیا یہ ۲۸ر نومبر کی بات ہے۔ ۲۹ر نومبر کی صبح ان کو ہسپتال بھیجا گیا۔ ۳۰ر نومبر کو پیشابگاہ کو صاف کیا گیا۔ جس سے ان کو تخفیف محسوس ہوئی۔ مگر اس رات آرام سے سوئے۔ ہم کو تسلی ہوئی کہ انشاء اللہ اچھے ہو جائینگے ؃

**آخری لمحے** یکم دسمبر کو انکی حالت کچھ خراب معلوم ہوتی تھی۔ ۲ر دسمبر کو میں اور عبد الرحمن آپ کو ہسپتال میں دیکھنے کے لئے گئے۔ ہم نے وہاں روشن الٰہی بخش، عثمان وغیرہ احمدیاں سینٹ پیر کو دیکھا۔ میں نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا حال ہے۔ تو بہکی ہوئی باتیں کرنے لگے۔ کبھی ہوش کی باتیں بھی کرتے تھے۔ عبد الرحمن سے انہوں نے کہا۔ میں پہلے سے زیادہ بیمار ہوں۔ مجھے روشن نے کہا کہ ان کے مثانے پر ڈاکٹر کی رائے ہے۔ گوشت پیدا ہو گیا ہے۔ اسلئے کل اپریشن کرینگے میں نے خیال کیا کہ انشاء اللہ اپریشن کے بعد ان کو آرام ہو جاویگا۔ پیر کی رات کو ان کے پیٹ پر بہت کچھ لگایا گیا۔ اور صبح کو اپریشن کے لئے طیار کیا گیا۔ اس سے ان کا پیٹ بہت پھول گیا۔ صبح چار ڈاکٹر اپریشن کے لئے آئے۔ مگر جب حالت دگرگوں دیکھی۔ تو کہدیا۔ بہت کمزور ہیں۔ اور قابل اپریشن نہیں۔ ہم کو روزہل میں ٹیلیفون آیا۔ اور سینٹ پیر بذریعہ ایک آدمی خبر کی گئی۔ کہ بیمار لے جاؤ۔ چند آدمی موٹر کار لے کر گئے۔ اور مولوی صاحب کو موٹر کار میں ان کے گھر لے گئے۔ سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا ولک الحمد التحیات اخیر تک پڑھتے رہے۔ جو اصحاب موجود تھے۔ ان سے مصافحہ کیا۔ اور کہا خدا کی شان میں خوش رہو۔ ایک دفعہ اپنے بچوں کو بلا کر ان کے چہروں پر ہاتھ رکھ کر پیار کیا۔ ۳ر دسمبر کی یہ بات ہے۔ بعد از دوپہر دو ڈاکٹر داس اور گپتہ بلائے گئے۔ انہوں نے انیما کیا اور دوائی دی۔ ساری رات الٰہی بخش بھنو، رمضان دین روشن اور دیگر احباب تیمارداری کرتے رہے۔ دوسرے دن پھر دونوں ڈاکٹروں کو بلایا گیا۔ انہوں نے بیماری کی تمام علامات از اول تا انتہا سنیں۔ اور کتابوں میں دیکھا۔ آخر یہ فیصلہ کیا کہ ان کو ٹائی فائیڈ بخار ہے۔ اور مریض کا دماغ اور گردہ بھی اس کے اثر سے متاثر ہے۔ پیٹ کو کم کرنے کے لئے پچکاری کی گئی جس سے بہت سا مادہ خارج ہوا۔ اب پیشاب بغیر تکلیف نکل جاتا تھا۔ مگر پیٹ کا ورم بڑھتا گیا۔ ۵ بجے شام کو ڈاکٹر چلے گئے ہم سب کو تسلی ہو گئی۔ کہ اب اصل بیماری معلوم ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ صحت یاب ہونگے۔ مگر ہمیں معلوم نہ تھا۔ کہ یہ اخیری دم ہیں۔ ایک دوست نے کہا کہ آج کی رات مشکل ہے رات کے آٹھ بج چکے ہیں۔ ابھی روزہل سے دوائی آئی ہے۔ دوائی کا ایک ڈوز ان کو دیا گیا۔ اور دوسری دینے لگے۔ کہ ان کے آخری سانس شروع ہو گئے۔ اس وقت ان کی بیوی صاحبہ مردوں کو ہٹا کر ان کے پاس آئیں۔ جن کے سامنے صرف چار سانس آئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مولوی صاحب کی وفات حسرت آیات دس بج کر بیس منٹ پر ہوئی۔ میں پاس ہی مسجد میں تھا۔ ان کی بیوی صاحبہ نے مجھے بلوا بھیجا۔ ابھی میں راستے میں ہی تھا۔ کہ دوسرا آدمی آیا۔ جس نے کہا۔ کہ فوت ہو گئے ہیں۔ میں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ عشار کی نماز سے پہلے ان کے پاؤں اور ٹانگیں ٹھنڈی ہونے لگ گئی تھیں۔ آٹھ بجے ان کے ماتھے پر پسینہ آنے لگا۔ اور ان کی ناک پر پسینہ بہنے لگا۔ میں نے اسوقت کسی سے کہا کہ مومن کی پیشانی پر موت کے وقت حدیث میں آیا ہے۔ پسینہ آتا ہے۔

گیارہ بجے رات کو روزہل ٹیلیفون کیا گیا۔ محمد صدر علی پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ ماریشس اور عبد الرحیم صاحب احمدی کے گھر کیونکہ ان کے ہاں ٹیلیفون ہے مگر رات ہونے کی وجہ سے دونوں صاحبان دیگر احباب کو خبر نہ کر سکے۔ میں نے روشن بھنو کا موٹر کار لیا۔ اور اس میں سوار ہو کر موت کی خبر دینے کے لئے تریانوں روزہل۔ فنکس۔ بل ریو تمام گھروں میں گیا۔ اور حافظ محمد احسان صاحب کو پورٹ لوئی۔ احباب تریولے حسن علی کو بیل وی۔ رجوی۔ کنیاس وغیرہ جگہوں میں بذریعہ تار کے خبر کر دی گئی ؃

## تجہیز و تکفین

یہاں کے قانون کے مطابق بغیر سرکاری اجازت کے مردہ کو دفن نہیں کرسکتے اوپائی قبرستان میں یعقوب بھجو نے اچھے موقعہ پر قبر کھدوائی۔ زین العابدین نے سرٹیفکیٹ موت سرکار سے حاصل کیا۔ چار بجے عصر کے بعد دفن کرنے کی اطلاع دی گئی تھی۔ آٹھ بجے صبح سے احباب جمع ہونے شروع ہوگئے۔ بعض روزہل والے دوست چاہتے تھے۔ کہ سینٹ مارٹین میں دفن کیا جائے۔ مگر چونکہ روزہل والے رات کو پہنچ نہ سکے۔ اس لئے صبح کو فیصلہ کردیا گیا تھا۔ کہ پائی ہی میں دفن کیا جائے۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جائے۔ کہ کس قبرستان میں جانا چاہیئے۔ چنانچہ میاں جی مسافر اور احمد نز بولے والے قبرستان میں پہنچے۔ سولہ اور پچیس میل کے فاصلے پر رہنے والے احمدی مولوی صاحب مرحوم کے جنازے پر شامل ہوئے۔ پہلے ظہر کی نماز ہوئی اور صحن وغیرہ آدمیوں سے پُر تھا۔ احمدی مستورات سے دونوں کمرے مولوی صاحب کے مکان کے پُر تھے۔ غیر احمدی عورتیں بھی بہت تھیں۔ عیسائی عورتیں اور ہندو عورتیں بھی تھیں۔ لکڑی کا تابوت بنایا گیا۔ مولوی صاحب کی بیوی نے کہا۔ بہتر ہے کہ رات کو ہی مولوی صاحب کو نہلا دیا جائے۔ جب غسل دینے لگے۔ تو مولوی صاحب کی بیوی نے مجھے بلوا کر میری بیوی کے ذریعہ کہا۔ کہ مولوی صاحب عین حیات میں فرمایا کرتے تھے۔ اگر تو میرے سامنے فوت ہوئی۔ تو میں تمہیں نہلاؤنگا۔ اگر میں تمہارے سامنے فوت ہوا۔ تو تم مجھے نہلانا۔ اس لئے مجھے نہلانے دیا جائے۔ میں نے کہا آپ اکیلی کیسے نہلا سکینگی یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ انہوں نے سمجھا کہ انہیں نہلانے نہیں دیا جائیگا۔ پھر مجھے کہا۔ کہ امۃ المجید پانی ڈالتی جائیگی اور میں نہلا دونگی۔ میں نے چند اصحاب سے پوچھا۔ انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں۔ تختے پر ان کی لاش رکھی گئی۔ چادر سے پردہ کیا گیا۔ اور غسل کا سارا سامان پاس رکھ دیا گیا۔ مولوی صاحب کی بیوی نے امۃ المجید کی مدد سے نہلایا۔

نماز ظہر تک اکثر احباب آچکے تھے۔ ساڑھے تین بجے عصر کی اذان کہی گئی۔ احباب اتنے تھے۔ کہ ایک دفعہ جماعت میں نماز پڑھنے کے لئے جگہ کافی نہ تھی اس لئے دو دفعہ کرکے نماز عصر ادا کی گئی اور چونکہ اس وقت کچھ بارش ہو رہی تھی۔ اس لئے باہر نہیں پڑھ سکتے تھے۔

کفن خود مولوی صاحب کی بیوی نے اپنے ہاتھ سے مشین پر سیا۔ کفنانے کے بعد تابوت میں رکھ کر انہی کے صحن میں جنازہ پڑھا گیا۔ مردوں کی سات صفیں تھیں۔ اندر کمروں میں عورتوں نے جنازہ کی نماز میری اقتدا میں ادا کی۔ تینتیس موٹر کار جنازہ کے ساتھ تھے۔ جنازہ عبدالرحیم صاحب احمدی ساکن روزہل کے بڑے موٹر کار میں لے جایا گیا۔ کیونکہ قبرستان پانچ چھ میل پر واقع تھا۔ پانچ بجے شام کے بعد قبرستان میں پہنچے۔ قبر طیار تھی۔ تابوت بھائی زین العابدین رجب علی جو قادیان میں مولوی فاضل ہو چکے ہیں۔ کے بھائی میاں جی محمد سبحان رجب علی اور عبدالرحمٰن احمدی روزہل نے قبر میں اتر کر لاش کو زمین پر رکھا۔ بسم اللّٰہ وعلیٰ ملۃ رسول اللّٰہ کہکر ان کے اوپر تابوت رکھا۔ اس کے اوپر چٹائی بچھائی گئی۔ پھر میں نے اور تمام احباب نے ہاتھوں سے مٹی ڈالی اور خدا کے سپرد کیا۔ یہاں قبر لحد والی نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ سیدھا گڑھا ہوتا ہے۔ اسلئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ لکڑی کے تختوں سے ڈھانپا جائے۔ دفن کرنے کے بعد میں نے مختصر سی تقریر کی جس میں مولوی صاحب کے احوال بیان کئے۔ اور آخر میں دعا کرکے وہاں سے رخصت ہوئے۔ ان کے پس ماندگان حسب ذیل ہیں۔ بیوہ مولوی صاحب مرحوم۔ امۃ المجید ہمشیرہ مولوی صاحب۔ امۃ الحفیظ دختر مولوی صاحب بشیر الدین پسر مولوی صاحب۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم نے جو کتابیں منگوانے کے لئے اگر کوئی آرڈر دیا ہو۔ تو وہ بھیج دی جاویں۔ انکی قیمت ادا کیجائیگی۔ اسیطرح اگر کسی صاحب کا قادیان میں یا کسی دوسری جگہ مولوی صاحب مرحوم نے قرضہ دینا ہو۔ تو انجمن احمدیہ ...

## امیران جماعت و سیکریٹریان تبلیغ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نیا سال آپ کو مبارک ہو۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کو بہتر سے بہتر خدمت دین کا موقعہ اور توفیق دے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ مورخہ ۵ر جنوری پڑھا ہوگا۔ اسمیں حضرت اقدس نے اس سال تبلیغی دائرے کو وسیع کرنیکا ارشاد فرمایا ہے آپ تبلیغ کو دیہات و قصبات و شہر و نیز اشتہاروں۔ تقریروں۔ مباحثات و جلسوں کے ذریعہ سے وسیع کریں۔ ایک رجسٹر بنائیں۔ اسمیں ان دوستوں کے نام درج کریں۔ جو مہینہ میں کم از کم ایک پورا دن تبلیغ کیلئے بالکل فارغ کردیں اور کسی گاؤں میں پیغام حق پونچاویں۔ ایسے دوستوں کے نام کے آگے بارہ خانے بنائیں۔ ہر ایک خانہ مہینے کے کام کو ظاہر کریگا۔ ہر ماہ کے آخر میں اس خانے میں تعداد درج کریں کہ کتنے لیکچر باہر جا کر دیئے۔ ایسا ہی جن دوستوں نے اپنے ذمے افرادی تبلیغ کا کام لیا ہو۔ یعنی غیر احمدیوں یا دیگر مذاہب کے لوگوں میں سے بعض خاص افراد کو نامزد کرکے انکو تبلیغ کرینگے۔ انکے ناموں کے آگے ہر ایک خانہ میں رپورٹ درج کی جاوے۔ کہ کتنے آدمی زیر تبلیغ ہیں۔ اور ہفتہ وار یا ماہوار رپورٹ لی جائے۔ کہ آیا وہ باقاعدگی سے کام کر رہے ہیں۔ یا نہیں۔ اس رجسٹر سے ایک سالانہ رپورٹ آپ نے مجھے روانہ کرنی ہوگی (علاوہ ماہوار رپورٹ کے) جو سال کے اخیر پر ۱۰ر دسمبر سے پہلے پہلے مجھے پہونچ جانی چاہیئے۔ اس رپورٹ میں مفصلہ ذیل امور کا بتلانا ہوگا:-

(۱) کتنے عام جلسے ہوئے۔ کتنے عام لیکچر ہوئے۔ کتنے مباحثات ہوئے۔ کتنے گاؤں میں تبلیغی دورے کئے گئے۔ کتنے غیر احمدی زیر تبلیغ تھے۔ کتنے احمدی ہوئے۔ غیر مذاہب کے کتنے آدمی زیر تبلیغ تھے۔ کتنے مسلمان ہوئے۔

(۲) نیز میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ اس سال جو جو سیکرٹری اپنے اپنے مقام میں تبلیغی جلسے کرانا چاہتے ہیں وہ اخیر جنوری تک مجھے اطلاع دیدیں۔ مگر یاد رہے۔ کہ ہر ایک جماعت کو مبلغین کی آمد و رفت کا خرچ پورے طور پر خود برداشت کرنا ہوگا۔ اور ایسا ہی ایک خاص سرکلر متعلق اچھوت اقوام تھا۔ اس کے متعلق بھی ابھی بہت سے احباب سے جواب نہیں آیا۔